وسائل القرآن
در مطبع حمیدیہ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی حل ص مین
المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین فرمایا ن او پر کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیرکم من تعلم اص کے تلفظ
وعلمہ بہتر تم مین وہ شخص ہی جو پڑہے قرآن اسنا ہی اور
اور بہی حدیث مین آیا ہی افضل العبادۃ قرأۃ ا ور س ص
افضل سب عبادتون مین تلاوت قرآن ہی لیکن چونکہ مین اور فرق
زبان عربی مین ہی صحیح پڑہنا اوس کا ممکن نہین جب تک مخلتی
والا قواعد قرأت سے واقف نہو لہذا فقہا اور یہہ ہی
قرأت سیکھنے کی بہت تاکید کی ہی اور لکہا ہ بان کو او پر
مجید کی تلاوت کا ثواب تبہی ہوتا ہی جب صحیح ز تلے کے
قرأت کے پڑہے خدا یتعالی فرماتا ہی وَرَتِّلِ ہی ذ

مین نہین او ل کے پڑھہ قرآن کو خوب سنبھال کے اِس
فرق یہہ ہی کہ ترتیل کو تجوید کر بھی تفسیر کیا ہی تجوید کہتے
سے بائین طے قواعد قرارت کو بایں سبب بندۂ نیاز مند
کی مگر بائین محمد المعتصم بذیل سید الانبیا محمد عنایت احمد
کے سات مند کا ارادہ ایک مدت سے واسطے لکھنے ایک
کرناضی کا لرہ کے فن قرارت مین بزبان اُردو تھا اندنون
مشکل ہی لیک تقدیر وارد جزیرۂ انڈیمن ہی شوق
کتب تفـ متصف باخلاق حمیدہ متخلق بملکات پسندیدہ
اگر آدمی العلی والمجد الہی حکیم کریم بخش صاحب سلمہ الرب
عام اِس اکثر جزیرۂ مذکورہ کا واسطے تعلم قرآن مجید کے
کے پڑھنے ارادۂ قدیمہ ہوا لہذا یہہ رسالہ لکھتا ہی
پڑہتے نہین ر باب اور خاتمہ پر باب اول مین فرق
اور ف الصوت اور تفخیم اور ترقیق کا بیان ہی باب دوم
الصوت ل نون ساکن کا بیان ہی باب سوم مین مد کا
عبد العز باب چہارم مین وقف و وصل کا بیان ہی خاتمہ
ہو علی اُند مذکور ہین اور نام تاریخی اِس رسالہ کا اَلتِبیان
مین ضـ رتیل ہے باب اول حروف مشتبہ الصوت اور

تفخیم اور ترقیق کے بیان مین حروف متشابہ الصوت
وہ حروف ہین جن کی آواز ایک سی ہی عوام اون کو
اس طرح پڑھتے ہین کہ فرق نہین معلوم ہوتا ہی اور
وہ یہہ ہین ا ع ت ط ث س ص ح ہ ذ ز ظ
ہ فرق ا ع مین یہہ ہی کہ آ حلق مین تلے سے نکلتا
ہی اور ع حلق کے بیچ سے نکلتا ہی اور ت ط مین یہہ
ہی کہ ط پر پیش ہی اور ت پر نہین اور ث س ص مین
یہہ ہی کہ ث آہستہ سے نکلتی ہی نوک زبان اوپر کے
سامنے والے دانتون مین لگانے سے اور س ص کے تلفظ
مین کنارہ زبان نیچے کے اگلے دانتون مین لگتا ہی اور
سیٹی کی آواز نکلتی ہی ث مین نہین نکلتی اور س ص
مین بھی فرق ہی کہ ص پر پیش ہی اور س پر نہین اور فرق
ح ہ مین مثل ع ا کے ہی یعنے ہ حلق مین تلے سے حلقی
ہی اور ح حلق کے بیچ سے اور فرق ذ ز مین یہہ ہی
کہ ذ مثل ث کے آہستگی سے نکلتی ہی نوک زبان کو اوپر
کے سامنے والے دانتون مین لگانے سے اور ز تلے کے
دانتون مین لگانے سے اور ز مین سیٹی نکلتی ہی ذ

مین

مین نہین اور ظ پر ہی اور ضؔ پڑھی ہی لیکن ضؔ اور ظؔ مین
فرق یہہ ہی کہ ضؔ نکلتا ہی سامنے کنارے زبان کے لگانے
سے بائین طرف کے اوپر کی ڈاڑھون کی جڑ سے یا سیدھی طرف
کی مگر بائین طرف سے آسان ہی اور ظؔ نکلتی ہی کنارۂ زبان
کے سامنے کے اوپر والے دانتون مین لگانے سے ادا
کرنا ضؔ کا بہت مشکل ہی اور فرق ضؔ ظ مین بھی بہت
مشکل ہی اِسلئے جزوی وغیرہ قراءت کی کتابون مین اور
کتب تفسیر مین تفرقہ ضؔ کا ظؔ سے باہتمام تمام بیان کیا ہی
اگر آدمی دھیان کر کے سیکھ لے تو آسان ہی مگر ایک بلائے
عام اِس زمانے مین یہہ ہو گئی ہی کہ ضؔ کو بصورت دال
کے پڑھتے ہین مشتبہ الصوت دال کا اوسے کر دیا ہی کہ دال
پُر نہین وہ پُر ہی سو یہہ بات جملہ کتب قرأت اور تفسیر
اور فقہ کے خلاف ہی سب کتابون مین ضؔ کا مشتبہ
الصوت ہونا ظؔ سے ثابت ہوتا ہی نہ دال سے شاہ
عبد العزیز صاحبؒ نے تفسیر فتح العزیز مین آیت وَمَا
هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ کی تفسیر مین اور ایک مقام
مین ضؔ کا مشتبہ الصوت ہونا ظؔ کے ساتھہ لکھا ہی اور

فتح القدیر اور فتاوی قاضی خان اور اتقان اور بہت
کتابون مین فقہ کے اسبات کی تصریح ہی فائدہ حروف
مشتبہ الصوت کا فرق سیکھ لینا فرض ہی اور نہایت
ضروری ہی اسواسطے کہ ان حروف مین فرق نہ کرنے سے
کلمہ بدل جاتا ہی اور اکثر معنے بھی متغیر ہو جاتے ہین اور
فرق سیکھ لینا کچھ بہت مشکل نہین مگر لوگ دین کے کامون
مین ذرہ محنت نہین کرتے اور مشکل اور محال سمجھ لیتے ہین
بخلاف دنیا کے کامون کے کہ کیا کیا محنتین اوٹھاتے
ہین اور کیسے کیسے مشکل کام انجام دیتے ہین اور کتب معتبرۂ
فقہ مین لکھا ہی کہ جو اس تفرقہ پر قادر نہ ہوا ور سیکھنا
اوسے دشوار ہو ساری عمر سیکھنے مین کوشش کرے کبھی
اس کام سے معاف نہین بیان تفخیم اور ترقیق کا تفخیم
کہتے ہین پُر پڑھنے کو اور ترقیق کہتے ہین باریک پڑھنے
کو سو بعضے حروف ہمیشہ پُر پڑھے جاتے ہین وہ یہہ ہین
خ ص ض ط ظ غ ق یہہ حروف ساکن ہون یا متحرک
کسی حرکت سے ہمیشہ پُر پڑھے جاتے ہین اور بعضے حروف
کبھی پُر پڑھے جاتے ہین اور کبھی باریک وہ ر ل

ہی رجب مفتوح یا مضموم ہو پر پڑھی جاتی ہی جیسے رَبَّنَا
اور رُسُلِہٖ مین اور جب مکسور ہو پر نہین پڑھی جاتی جیسے
رِجَالٌ مین اور جب ساکن ہو بغیر وقف کے اور ما قبل
اوسکے ضمہ یا فتحہ ہو پر ہوتی ہی جیسے بَرْدًا اور اُذْكُرُ
مین اور جو ما قبل اوسکے کسرہ ہو پر نہین ہوتی جیسے کِفْرِیْن
لیکن اگر کسرہ ما قبل کا عارضی ہو جیسے اِرْجِعُوا مین یا
دوسرے کلموں مین ہو جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ مین اور بعد
ر کے حرف پر ہو جیسے مِرْصَاد مین کہ بعد ر ساکن
ما قبل مکسور کے ص حرف پر ہی تو ایسی ر ساکن بھی
پر پڑھی جاٹے گی اور اگر ر ساکن بہ سبب وقف کے ہو
پس اگر وہ ساکن ی ہو جیسی خَیْر یا خَبِیْر ر باریک پڑھی
جائیگی اور اگر کوئی اور حرف ہو تو ما قبل کے ماقبل کو دیکھینگے
اگر مفتوح یا مضموم ہو جیسے قَدَرْ کُفُرْ تو پر ہوگی سوائے
لفظ یَسْرِ کے و الفجر مین کہ اوس مین باریک پڑھنے کو اولیٰ
لکھا ہی نہین تو باریک جیسے سِحْر مین سوا لفظ مِصْر کے
ل کا یہہ حال ہی کہ لام لفظ اللہ کا جب ما قبل اوس کا
مفتوح ہو جیسے اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یا مضموم

جیسے يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ پر پڑھا جاتا ہی اور جو ما قبل
اوسکا مکسور ہو تو باریک پڑھا جاتا ہی جیسے لِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ فایدہ حقیقت پُر پڑھنے کی یہہ ہی
کہ حرف کو اوسکے مخرج مین بڑا اور بھاری پڑھے لوگ
جو حقیقت پُر پڑھنے کی یہہ سمجھتے ہین کہ قریب مضموم پڑھے
بلکہ بعضے حرف پُر کو اسطرح ادا کرتے ہین کہ اوسکے بعد واو
معلوم ہوتا ہی مثلاً طالب کو بطور طوالب کے پڑھتے
ہین سو یہہ غلطی ہی پُر پڑھنے کو عربی مین تفخیم کہتے ہین
اوسکے معنے ہین فخیم کرنا یعنے بڑا کرنا اور فخیم کے معنے ہین
زیادہ کے اور بھرے مہوٹے کے اور موٹے کے جیسے پُر
قلم بولتے ہین یہہ الفاظ بڑا کرنے پر دال ہین نہ قریب
بضمہ کرنے پر و لہذا تفخیم بوقت مضموم ہونے حرف کے
بھی ہوتی ہی حال آنکہ اوسوقت مین مایل بضمہ ہونے کی
کوئی صورت نہین **باب دوم** نون ساکن کے بیان مین
نون ساکن کے چار حال ہین اور ایسی ہی تنوین کے کہ
بصورت دو زیر یا دو زبر یا دو پیش کے لکھی جاتی ہی
اور حقیقت مین وہ بھی نون ساکن ہی چار حال ہین

ادغام اخفا اظہار ابدال ادغام کہتے ہین ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملادینے کو اور مشدد کرنے کو جب نون ساکن یا تنوین یرملون کے حروف مین سے کسی حرف سے پہلے پڑے اوسکو اوس حرف مین ادغام کرتے ہین لیکن ل اور ر مین بے غنہ جیسے لَمْ يَكُنْ لَّهٗ مِنْ لَّدُنَّا مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ مِنْ رَّبِّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور ی و م ن مین جس کا مجموعہ یومن ہی باغنہ جیسے مَنْ يَّرْغَبُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ رَسُوْلًا يَّتْلُوْا مِمَّا خَطِيْئٰتِهِمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ مَنْ نَّكَثَ فائدہ قاعدہ یرملون کا اوسی نون کے لئے ہی جو آخر مین ہو اور جو بیچ مین ہو جیسے دُنْيَا اور صِنْوَانٌ اوس کے لئے یہہ قاعدہ نہین ہی اوس کا ادغام نہ ہوگا بلکہ اظہار ہوگا اِخفا اوسے کہتے ہین کہ نون کو مابعد کے حرف سے اسطرح ملاکے پڑھین کہ ادغام تو نہ ہو مگر قریب بادغام ہوجاوے اور علحدگی اوسکے سکون کی ظاہر نہ ہو اور نون ساتھ غنہ کے ادا کیا جاوے اور اظہار اوسے کہتے ہین کہ مابعد کے حرف سے نون ساکن کو اسطرح پڑھین کہ علحدگی اوسکے

سکون کی ظاہر ہو سو نون ساکن یا تنوین جب ماقبل حرف
حلق کے ہو اوسکا اظہار چاہیئے حرف حلق چھے ہین ا ھ
ح خ ع غ فارسی کا شعر حرف حلق مین مشہور ہی
ع حرف حلقی شش بود ای نورِ عین ہمزہ ہا و حا و خا و
عین و غین مثال مِنْ عِنْدِ نَامَنْ هُوَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور سوائے
حرف حلق کے سب حرفون کے ماقبل نون ساکن اور تنوین
کا اخفا چاہیئے جیسے مَنْ فَعَلَ مَنْ كَفَرَ مَنْ شَكَرَ مَنْ دَعَاءَ
اَنْفُسَكُمْ اَنْشَأْنَا رَسُوْلًا فَعَصٰى تِجَارَةً تُنْجِيْكُمْ فایدہ قاعدہ
اخفا اور اظہار نون کا اوس نون کے لئے بھی ہی جو کلمہ کے
بیچ مین ہو جیسے اَنْفَ اَنْفُسَ صُنْعَ مین بخلاف قاعدہ یرملون
کے کہ وُہ آخر کے ہی نون کا ہی جیسا کہ ذکر کردیا ہی
فائدہ اکثر مصاحف مین علامت اظہار نون کی تین نقطے
چھوٹے چھوٹے سرخی سے درمیان نون یا تنوین اور حرف
حلق کے لکھدیتے ہین ابدال کہتے ہین بدلڈالنے کو سو نون
ساکن یا تنوین کو جو ب سے پہلے ہو میم سے بدل
دیتے ہین جیسے مِنْ بَعْدِ مَنْ بَعَثَنَا بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ لَخَبِيْرٌ
بَصِيْرٌ فائدہ اکثر مصاحف مین علامت ابدال کی چھوٹا سا

میم باریک سرخی سے بعد نون یا تنوین کے لکھدیتے ہین

## باب سوم مد کے بیان مین

و ا ی کہ انکو حرف علت کہتے ہین انہین مین مد ہوتا ہی جبکہ ساکن ہون اور حرکت ماقبل کے موافق ہو یعنے واو کے ماقبل ضمہ ہوا ور ے کے ماقبل کسرہ ہوا ور الف کے ماقبل توہمیشہ فتحہ ہوتا ہی سوایسے حروف علت کو مدہ کہتے ہین سو مد کے چار موقع ہین ایک یہہ کہ مد کے بعد ہمزہ ہوا یکہی کلمے مین جیسے جَآءَ جِیْٓئَ سُوْٓءَ اوراسے مد متصل کہتے ہین اور سیاہی سے لکھتے ہین یا دو کلمہ مین جیسے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُ وا اللّٰہَ فِیْٓ اٰذَانِہِمْ اوراسے مد منفصل کہتے ہین اور سرخی سے لکھتے ہین ان دونون قسمون کی مد مین چار سہ الف کے برابر بڑھاوے اور مد متصل اور منفصل مین جو فرق مشہور ہی کہ متصل کو زیادہ اور منفصل کو کم بڑھاوے کتب معتبرۂ قرأت مین یہہ بات دیکھی نہین گئی بلکہ دونون کا حکم ایک ہی لکھا ہی دوسرا موقع مد کا یہہ ہی کہ بعد مد کے حرف مشدد واقع ہو جیسے وَلَا الضَّآلِّیْنَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ مین یا ساکن ہو حروف مقطعات مین جیسے الٓمٓ حٰمٓ مین ایسی جگہہ

بقدر تین الف کے مد کرنا چاہیئے اور حروف مقطعات
مین لفظ عین مین جو کھیعص اور حم عسق مین ہی بھی
مد کیا ہی بقدر تین الف کے اگرچہ یہہ عین کی مد نہین ہے
تیسرا موقع مد کا یہہ ہی کہ بعد مد کے جو حرف ہو اوسپر
وقف واقع ہو جیسے عَالَمِیْن رَحِیْم عِبَادِ جَنّٰتَان
یَعْلَمُوْنَ هُوْدُ ایسی جگہہ بقدر تین الف یا دو الف کے
مد چاہیئے اور اگر بقدر ایک الف کے ہی پڑھے یعنے مد
نہ کرے تو بھی جایز ہی فائدہ مد کا بہت لحاظ رکھے
اسباب مین تساہل نہ کرے اتقان مین امام جلال الدین
سیوطی نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضہ سے روایت
کی ہی کہ ایک شخص نے اونکے سامنے پڑھا اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ
لِلْفُقَرَاۤءِ بے مد کے حضرت ابن مسعودؓ نے کہا ہمین جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اس طرح نہین پڑھایا
اوسنے کہا کہ کیسے پڑھایا حضرت ابن مسعودؓ نے پڑھا
اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاۤءِ فقراء پر مد کرکے اور کہا کہ ہمین
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح
پڑھایا ہی انتہیٰ اس سے معلوم ہوا کہ بے مد پڑھنا

علی خلاف ما انزل اللہ پڑھنا ہی فایدہ اور ایک موقع
مد کا ہی جسپر وہی لوگ قادر ہین جو معانی سے واقف ہین
وہ یہہ ہی کہ موقع عظمت وجلال مین یا اورکسی جگہہ جو
قابل اہتمام ہو مد کرے مثلا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کے سب
الفونپر مد کرکے بہ ہیئت وعظمت پڑھے یا اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْم
ابرار کے الف اور فی کے تی پہ مد کرے امام جلال الدین
سیوطی نے بھی اتقان مین یہہ موقع مد کا ذکر کیا ہی ۔
فائدہ ایک قسم مد کی مد منقلب ہی کہ قرآن مجید مین چھہ
جگہہ آیا ہی دو آلذَّکَرَیْنِ سورۂ انعام مین دو آلْاٰنَ
سورۂ یونس مین دو آللہُ ایک سورۂ یونس مین ایک سورۂ
نمل مین ہمزہ استفہام الف لام تعریف پر جو آیا ہمزہ الف
لام کا الف سے بدل گیا اوس سے یہہ مد حاصل ہوا اسلئے
یہہ مد منقلب کہلاتا ہی باب چہارم وقف ووصل
کے بیان مین وقف کہتے ہین ٹھہرجانے کو اور وصل ملانے
کو کلام اللہ محاورۂ عرب کے موافق نازل ہوا ہی اور
عرب کا دستور ہی اپنے کلام مین وقف کرنے کا اختتام
کلام پر اور عبارت مسجع مین مواقع سجع مین لہذا کلام اللہ

مین بھی اوقاف واقع ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور صحابہ اور تابعین کے زمانے مین اپنے
محاورے اور سلیقے کے موافق لوگ وقف کرتے تھے کچھہ
حاجت اونکو نشانیان مقرر کرنے کی نہ تھی جیسا کہ قواعد
صرف ونحو اور حرکات لگانے کی اونھین حاجت نہ تھی
بعد ازان بسبب اختلاط عجم کے سب باتون کی حاجت ہوئی
اوقاف کے لئے علامتین مقرر کین کتاب سجاوندی اِس
باب مین بہت معتبر ہی علامتین مشہورہ اوقاف کی یہہ
ہین ۃ ط م ج ز ص دائرہ اور نقطہ علامت آیت کی
ہی کوئی نرا دائرہ لکھتا ہی کوئی نرا نقطہ کوئی دائرہ
کے پیٹ مین نقطہ اور حکم اوس کا یہہ ہی کہ ساتھہ آیت
کے اگر کوئی اور نشانی ہو جیسے ط م تو جو اوس نشانی کا
اقتضا ہو کرنا چاہیئے اور اگر کوئی ⁺⁺ نشانی اور نہو تو
ٹھہرنا چاہیئے اور اگر آیت پر لا لکھا ہو جیسے آیت لا کہتے ہین
تو اس مین بڑا اختلاف ہی اکثر محدثین اور قرا اس بات
کی طرف گئے ہین کہ وہان ٹھہرے اور اکثر قرا اس بات
کی طرف کہ نہ ٹھہرے اب مشہور قرا مین یہی ہی کہ نہ

ٹھہرے ط علامت ہی مطلق کی وہان ٹھہرنا اوسے
ہی میم علامت وقف لازم کی وہان ٹھہرنا لازم ہی
اگر نہ ٹھہرے ملاکے پڑھے تو معنے بگڑ جاتے ہین بلکہ
بعضے مواقع پر ایسے معنے ہو جاتے ہین کہ کفر ہے ج
علامت ہی جایز کی وہان ٹھہرنا نہ ٹھہرنا برابر ہی ز
علامت ہی جایز کی نہ ٹھہرنا بہتر ہی ص علامت ہی
مرخص کی وہان رخصت ہی اس بات کی کہ ٹھہر جاوے
یعنے چاہئے تو یہی کہ ملاکے پڑھتا چلا جاوے مگر اجازت
ہی اسبات کی کہ چاہے تو ٹھہر جاوے فائدہ اس زمانیکے
حافظون کی عادت ہی کہ ز اور ص پر بھی خواہی نخواہی
وقف کرتے ہین حال آنکہ حکم ان دونون کا یہی ہی کہ وصل
چاہئے وقف ہو سکتا ہی مگر نہ کرنا وقف کا بہتر ہی اور
ص مین وصل زیادہ ترجیح رکھتا ہی نسبت ز کے
فائدہ متاخرین نے بعضے علامتین اور زیادہ کی ہین صلے
علامت ہی الوصل اولی کے یہان وصل اولی ہی ق علامت ہے قیل کی
یعنے کہا گیا ہی کہ یہان وقف ہی ان دونون موقع پر
بھی نہ ٹھہرنا چاہئے الوصل اولی کے تو یہی معنے ہین کہ

یہان نہ ٹھہرنا اوسے لائی ہی اور قیل موافق محاورہ عربی
کے علامت ہی ضعف کی صَلِ علامت ہی قَدْ یُوْصَلُ کی
یہان وقف اولی ہی ك علامت ہی کذلک کی اوسکی
یہہ معنی کہ یہان وہی وقف ہی جو اوپر گذرا ہی قف
صیغۂ امر ہی وقف سے یہان وقف اولی ہی س علامت
ہی سکتہ کی اور کبھی لفظ سکتہ بھی لکھدیتے ہین سکتہ اوسے کہتے ہین
کہ تھوڑا ٹھہرجاوے سانس نہ توڑے فایدہ فقط لا جو بعضے مواضع
پر لکھتے ہین وہ علامت ہی اِس بات کی کہ یہان ہرگز نہ ٹھہرنا
چاہئے وُہ مقابل ہی مـ کے کہ مـ مین وقف لازم ہوتا ہی
اور لا مین وصل لازم ہی اگر وہان وقف کرے تو معنے
بگڑ جاوین فائدہ چند علامتین اور لکھدیتے ہین ھ ع ب
خ ب تب لب ان علامتون کو وقف سے کچھہ علاقہ نہین بلکہ ھ
علامت ہی پانچ آیتون کی جو باتفاق کوفیین اور بصریین
کی ہون یا فقط نزدیک کوفیین کی ء اسی طرح کی دس آیتون
کی علامت ہی اور کبھی اوسکی جگہہ ی لکھدیتے ہین ع ب
علامت ہی اس بات کی یہان دس آیتین ہو چکین موافق
شمار بصریین کے ع عشرہ کا ہی اور ب بصریین کی اور خ ب

علامت ہی اِس بات کی کہ موافق شمار بصریین کے پانچ آیتین ہوچکین تخ حمسہ کی ہی اور تب بصریین کی اور تب علامت ہی اس بات کی کہ یہان آیت ہی نزدیک بصریین کے قت آیت کی ہی اور قب بصریین کی اور لب علامت ہی لیس باٰیۃ عند البصریین یعنے یہان بصریون کے نزدیک آیت نہین آل لیس کا ہی اور تب بصریین کی

**خاتمہ** چند فوائد کے بیان مین **فائدۂ اولی** سات قرأتین جو مشہور ہین نام اونکے امامون کے جن سے اون قراءتون کی سند متواتر ہی یہہ ہین نافع مدینہ مین ابن کثیر مکہ مین ابنِ عامر شام مین ابو عمرو بصرہ مین عاصم حمزہ کسائی کوفہ مین فارسی کی رباعی مین یہہ سب نام مذکور ہین

## رباعی

| | |
|---|---|
| در مکہ نخست ابنِ کثیر ست امام | نافع ز مدینہ ابن عامر از شام |
| در بصرہ ابو عمرو علی دارد نام | عاصم حمزہ کسائی از شام |

ہر امام کے دو راوی ہین امام عاصم کے ابو بکر اور حفص اور قرات اونکی بروایت حفص ہندوستان مین مروج ہی **فائدۂ ثانیہ** قرآن شریف کے پڑھنے والے کو چاہیئے

کہ دل لگا کے پڑھے اور ایسا سمجھے کہ گویا خدا تعالے
کے حضور میں حاضر ہی اور خدا تعالی اس سے کلام فرماتا
ہی اور خوش الحانی سے جہان تک ممکن ہو پڑھے آواز
اور لہجہ بنا کے مگر اسبات کا لحاظ رکھے کہ راگ راگنی
نہ پائی جاوے اور ایسے وقت مین کہ بھوکا ہو یا جاضرور
پیشاب کی حاجت ہو نہ پڑھے اور قرآن مجید کا بڑا
ادب کرے چومنا آنکھون سے لگانا مصحف شریف کا مستحب
ہی اور پڑھتے وقت رحل پر رکھے یا تکئے پر اگر یہہ چیزین
نہ ہون تو جزو دان کو تہ کر کے اوسکے تلے رکھلے زمین
یا جس فرش پر بیٹھا ہو نہ رکھے اور بہتر یہہ ہی کہ
با وضو پڑھے اور بیوضو بھی پڑھنا جایز ہی مگر کلام اللہ
کو چھونا بے جزو دان یا غلاف علحدہ کے بے وضو جایز
نہین اور جسکو نہانے کی حاجت ہو اوسکو نہ چھونا جایز ہی
نہ یاد پڑھنا بلکہ اشباہ والنظایر مین ہی کہ نہانیکی
حاجت والے کو اوٹھانا کلام کا اگرچہ غلاف مین ہو جایز
نہین فائدہ ثالثہ مسلمان کو چاہئے کہ عادت مقرر کرے
کہ کسیقدر کلام اللہ روز پڑھ لیا کرے امام نووی نے

رسالۃ البیان فی آداب حملۃ القرآن مین بزرگان سلف کی
عادتین مقدار تلاوت مین نقل کی ہین جانب کثرت مین ایک
بزرگ کی عادت نقل کی ہی کہ ہر روز آٹھ ختم کرتے تھے
چار دن مین اور چار رات مین اور ایک ختم روز کے زمانۂ صحابہ
و تابعین مین بہت بزرگون کی عادت تھی کہ رات کو تہجد
مین قرآن شریف ختم کیا کرتے تھے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کے حال مین لکھا ہی کہ ہر رات مین ایک کلام اللہ ختم
کیا کرتے تھے اور ہر رمضان مین اکسٹھہ کلام اللہ ختم کیا کرتے
کرتے تھے تیس رات مین اور تیس دن مین اور ایک امام مسجد
کے ساتھ تراویح مین اور سات دن مین بیشمار بزرگون
کی عادت تھی اور ایک سیپارہ روز بھی بہت لوگون
کی اور آدھے سیپارے سے کم کسی کی عادت امام نووی
نے نقل نہین کی سات دن مین ختم کرنے کا ایک طریقہ منزل
فمی بشوق کا ہی یعنے پہلی منزل سورۂ فاتحہ سے شروع
ہوتی ہی اور دوسری سورۂ مائدہ سے اور تیسری سورۂ
یونس سے اور چوتھی سورۂ بنی اسرائیل سے اور پانچوین
سورۂ شعرا سے اور چھٹی سورۂ والصافات سے اور ساتوین

سورۂ قا سے حرف سرنام ہر سورت سے لفظ فہمی لشوق
حاصل ہوا ہی مسلمان آدمی کو چاہیئے کہ جسقدر بہ باطمینان
مداومت کرسکے اختیار کرے جس عمل پہ مداومت ہو اگرچہ
تھوڑا ہو خدا یتعالی کو بہت پسند ہوتا ہی چنانچہ حدیث
صحیح مین وارد ہی اور حافظ کو چاہیئے کہ جس قدر قرآن
مجید تلاوت کرتا ہو تہجد مین پڑھے صحابہ اور تابعین
اور بزرگان سلف کی علی العموم یہی عادت تھی کہ تہجد مین
ہی قرآن مجید پڑھا کرتے تھے فائدہ رابعہ قرآن مجید پڑھنے
والے کو بالخصوص حافظ کو چاہیئے کہ قرآن مجید کی تلاوت
اور حفظ مین نیت خالص رضائے خدا کی رکھے نمایش اور
اپنا حافظ اور قاری کہلانا منظور نہ ہو صحیح حدیث مین
آیا ہی کہ بروز قیامت خدا یتعالی ایک قاری سے کہیگا
کہ مین نے تجھے جو نعمتین دی تھین اونکے شکر مین تو نے
میرا کیا کام کیا وہ کہے گا مین نے قرآن مجید پڑھا اور
پڑھایا اللہ تعالی فرماوے گا کہ میرے لئے نہین پڑھا
پڑھایا بلکہ اس لئے کہ لوگ قاری کہین سو لوگون نے
کہا پھر حکم فرماویگا کہ منہہ کے بل اوسے گھسیٹ کے جہنم

مین

مین ڈالدو اس زمانے کے اکثر حافظ اس بلا مین مبتلا
ہین اکثر فخریہ کہتے ہین کہ ہمین سال بھر پڑھنے کا اتفاق
نہین ہوتا مگر رمضان مین سنا دیتے ہین مقصود یہہ کہ
لوگ کہین آپ کا حافظہ بہت اچھا ہی یہہ نہین سمجھتے کہ حفظ
کلام اللہ کا فائدہ تو یہی ہی کہ بکثرت تلاوت قرآن مجید
کی کرے نہ یہہ کہ نمایش کرکے اپنی تعریف کرا کے مستحق
جہنم ہو جاوے حق تعالی ہمین اور سب مخلصین کو اخلاق
ذمیمہ سے بچاوے اور اس رسالہ کو مقبول فرماوے
اور مؤلف کو عافیت تامہ اور نجات عذاب دارین سے
عنایت کرے اور احباب اور محبان مؤلف کو اپنی مرضیات
کی توفیق دے اور مرادات اون کی حاصل کرے
واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
والصلوۃ والسلام علی حبیبہ
محمد والہ واصحابہ
اجمعین

تمام شد رسالہ البیان الجزیل للتنزیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ این چند اوراق در بیان مخارج
حروف تہجی و بعضے از فوائد قرآنی کہ ناچار ست مرقاری
قرآن را ازان بہ نہجی کہ مختار حضرت شیخ شاطبی و شیخ جزری است
رحمہما اللہ مشتمل بر مقدمہ وشش فصل وخاتمہ کہ در موضع
پیروان نوشتہ شدہ ومنشا این نواب مستطاب معز الدین
قاضی عزۃ اللہ اعزہ اللہ فی الدارین واعلی درجتہ فی
الکونین وجعل التوفیق رفیقہ لعزتہ مع ازدیاد عمرہ وعمر
اولادہ لبسطوتہ بودہ وہو الملقب الاخری بالطاف
السلطان الاعظم والخاقان الاکرم نور الدین محمد جہانگیر
بادشاہ خلد اللہ ملکہ بخطاب قاضی خان ازانکہ ہمگی ہمت
وتمامی نہیت ایشان بموجب حدیث قدسی کہ یقول الرب
سبحانہ تعالیٰ من شغل القران عن ذکری ومسألتی گا
اعطیتہ افضل ما اعطی للسائلین وحدیث نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم خیرکم من تعلم القران وعلمہ تبلاوت قرآن
مصروف گشتہ چنانکہ فقیر حقیر نور الدین محمد ن القارے
راحصص از براے ہمین معنی از بہرہ باینجا آوردہ قبل اللہ

سعیه و افاده وجعل عاقبته بالخیر والسعادة و نام این رساله
مقصود القاری نهاده شد امید که هرکه این رساله را
فهمیده خواند و در عمل در آرد تواند که قرآن را صحیح
بخواند ان شاء الله تعالی اِنَّهُ الْمُوَفِّقُ لِمَنْ یَّشَآءُ بِحِکْمَتِهٖ وَالْمُیَسِّرُ
بِکُلِّ عَسِیْرٍ بِکَمَالِ قُدْرَتِهٖ مقدمه در بیان مخارج حروف بیست
و نه گانه و بعضے از صفات ضروریهٔ آن چنانچه همزه از پایان
حلق که جانب سینه ست الف از کواکی حلق و دهن با از هر
دو لب تا از سر زبان و بیخ ثنایای علیا که دو دندان پیش
از جانب بالا ست ثا از سر زبان و نیز از ثنایای علیا جیم از
میانهٔ زبان حا از میانه حلق خا از نای حلق که جانب زبان
ست دال با تا ذال با ثای مثلثه را از کنارهٔ سر زبان
و بیخ رباعیه و ناب و ضاحک که سه میان ثنایای علیا
و دندان کرسی ست زا از سر زبان و سر ثنایای سفلی
سین با زائی شین با جیم صاد با سین ضاد از تمام کنارهٔ
زبان تا آنکه متصل شود با دندان کرسی بالا از جانب چپ
یا راست طا نیز با تا ظا ایضا با ثای مثلثه عین با حا غین
با خا فا از سر ثنایای علیا و شکم لب پائین قاف از

اقصائے زبان از جانب حنک اعلیٰ کاف فرو تر از ان
لام با را میم با بای موحده تحتانی نون با را واو غیر مده
از ہوائے لب و مده از جوف ہمچون الف ها با ہمزه یا
غیر مده ایضا با جیم و مده از جوف بیان صفات
ضروریه و از ین جمله چهار حروف مطبقه اند صا دضاد
طا ظا باقی ہمه منفتحه و باز از ہمه این حروف بیست و نه
گانه ہفت حروف مستعلیه که مفخم اند یعنی پر بهر کیفی که باشد
و الفے که متصل اینها باشد نیز مفخم ست و مجموع این درین
کلمات ست خص ضغط قظ باشد باقی ہمه مستعلیه که مرقق
اند یعنے باریک مگر د ولام اسم اللہ که تفصیلی دارد چنانچ
بیاید انشا اللہ تعالیٰ و الفی که متصل بحروف مستعلیه باشد
باریک باید خواند و باز از مجموع حروف تہجی ہشت حروف
شدیده اند یعنے سخت و آن درین کلمات ست اجد
قط بکت باشد و باقی ہمه رخوه اند یعنے نرم مگر پنج
حروف که بین بین اند یعنے میان ... سخت و نرم و مجموعه
این کلمۂ لن عمر ست فصل اول
لام اسم اللہ که لفظ اللہ و اللھم با تشدید باشد اگر بعد از

فتحہ وضمہ واقع شود مفخم است مثل قال اللہ ومحمد
رسول اللہ وسبحانک اللھم واذا قالوا اللھم وبعد کسرہ
مرقق مثل بسم اللہ وقل اللھم **فصل دوم**
لام ساکن دو حالت دارد ادغام واظہار اگر بعد از وے
لام یا را آید ادغام ست مثل ھل لکم وبل ربکم واگر نہ اظہار
مثل الحمد للہ رب العالمین ورب الملائکۃ **فصل سوم**
میم ساکن سہ حالت دارد ادغام واخفا واظہار اگر بعد از وے
میم آید ادغام ست مثل منہم من کلم اللہ واگر با آید اخفا
مثل وما ھم بمؤمنین واگر نہ اظہار مثل الحمد للہ وانعمت
علیہم **فصل چہارم** نون ساکن وتنوین چہار حالت دارد
اظہار وادغام وقلب واخفا اگر بعد اینہا یکے از حروف
حلقی آید اظہار مثل من امن ومنہم ومن حفیظ ومن علیم
ومن خاف ومن غل وعذاب الیم ونحو ذلک وحروف
حلقی شش ست درین بیت **س** حرف حلقی شش بود
اے نور عین ہمزہ ہا وحا وخا وعین وغین واگر بعد اینہا یکی از
حروف یرملون آید ادغام شود وآن دو نوع است ادغام
بے غنہ وباغنہ واگر بعد اینہا از حروف یرملون را یا لام

حالت نون ساکن و تنوین ۱۷

آید ادغام بے غنہ مثل من ربہم ومن لدنہ وتواب
الرحیم وانداد لیضلوا ودر باقی حروف کہ جامع آن کلمہ
یؤمن ہست ادغام باغنہ واگر در دو کلمہ باشد مثل من
یقول ومن وال وعن ما ومن نور ولقوم یومنون و
توابا وعظاما وشربا من حمیم وخیر نزلا واگر دریک
کلمہ باشد اظہار باید کرد مثل دنیا وبنیان وصنوان وقنوان
واگر بعد از وی با آید قلب بامیم باید کرد مثل من بعد ہم
و بغیا بینہم ودر حروف باقیہ اخفا چنانکہ باغنہ ادا باید کرد
ومخرج غنہ خیشوم ست کہ دماغ باشد مثل ومن تاب وجنات
تجری ومن ثمرۃ وصبا ثم الی غیر ذلک وحروف اخفا پانزدہ
اند ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق
ك فصل پنجم رای متحرک بفتحہ وضمہ مفخم ست وبکسرہ
مرقق ورای ساکن غیر وقفی اگر بعد از فتحہ باشد مفخم ادا
کردہ شود مثل بجدا وانظر الی العظام وبعد از کسرہ
تفصیلی دارد یعنی اگر بعد از کسرۂ اصلیہ متصل واقع
شود وبعد از وی حرفی از حروف مستعلیہ دریک کلمہ
نباشد مرقق ست مثل فرعون والا مفخم چنانکہ بعد از

کسرہ

کسره عارضی باشد مانند ارجعوا و بعد کسره منفصل مثل
رب ارجعون و یا بعد از وی حرفی از حروف مستعلیه
باشد مثل مرصادا و قرطاس و فرقة مفخم ادا کرده شود
و در کلمهٔ فرق کالطود العظیم در سورهٔ شعراء دو وجه است
ترقیق و تفخیم و رای وقفی چون بعد از فتحه یا ضمه واقع شود
مانند سقر و دسر تفخیم باید کرد و بعد از کسره ترقیق مثل
قد قدر و اگر بعد از سکون باشد پس اگر آن ساکن یا است
مثل خیر و خبیر مرقق است و الا نظر بما قبل او باید کرد
اگر ما قبل او مفتوح است یا مضموم مثل قدر و کفر تفخیم
باید خواند مگر در کلمهٔ واللیل اذا یسر در سورهٔ والفجر که در آن
دو وجه است اما ترقیق اولی است کما فی النویری شرح الطیبة
للشیخ محمد الجزری رحمه الله و اگر مکسور است باریک مانند سحر
مگر دو کلمه که آن مصر و قطر است که در اینجا دو وجه است
لکن اولی در مصر تفخیم است و در قطر ترقیق

## فصل ششم

اگر بعد از حروف مده که الف ساکن ما قبل مفتوح و واو
ساکن ما قبل مضموم و یای ساکن ما قبل مکسور است همزه

واقع شود خواه در یک کلمه که آنرا مد متصل نامند چون
اولٓئک وسوٓء وجیٓء وخواه در دو کلمه که آنرا مد منفصل
خوانند چون بمآ انزل وقالوآ امنّا وفیٓ انفسکم افلا تبصرون
امام عاصم دران هر دو نوع مقدار چهار الف مد می کشند چون
بعد از حروف مد سکون لازمی واقع شود خواه مشدد مثل
ولا الضآلین و تحآجونی وخواه مخفف در مانند مدات
فواتح سور که الٓمٓ والٓمٓصٓ والٓرٰ والٓمٓرٰ وکٓهیٰعٓصٓ وطٰسٓمٓ
ویٰسٓ وصٓ وحٰمٓ وحٰمٓعٓسٓقٓ وقٓ ونٓ ست نزد جمیع
قرا مقدار سه الف مد باید کرد و اگر بعد از حروف مده
سکون عارضی که بسبب وقف عارض میشود در مانند
یوم الدین وسریع الحساب ویوقنون دران جمیع قرا را
سه وجه ست و مد سه الفی و دو الفی و یک الفی که عبارت از
طول و توسط و قصر ست چون موقوف علیه همزه نباشد مانند
کمآ امن السفهآء که در آن سه الفی و دو الفی و یک الفی
روا نیست از برای آنکه همزه نیز سبب مد ست و آن موجود
ست

## خاتمه

بدانکه دانستن وخواندن قرآن
به تجوید که آن عبارت از دادن حروف بها ست حق آن حروف

فرض عین ولازم است بر هر کس که قرآن خواند از برائی آنکه بتجوید نازل شده وهمچنین از ان حضرت صلی الله علیه وآله وسلم بوسائط اساتذه ثقه بما رسیده پس تارک آن آثم باشد وناخواندنش اولی است از خواندن او چنانکه در شرح مقدمه محمد جزری آورده اگرچه فقهائے عظام به سبب آنکه نماز فرض عین است در ذلت وخطا کردن بعضے جا از تجوید وسعت کرده نماز جائز داشته اند اما بترک امامت اینچنین کس فرموده اند معلوم است که معنی خطا و ذلت فعلی ناشایسته بے اختیار از کسیکه ملا دانائی آن باشد صادر شدن است نه آنکه چیزی را که نداند او را ذلت گویم چنانچه در وسیلة السعادة که یکی از کتب فقه معتبر است آورده کسیکه از ادائے حروف ورعایت قواعد قرآنی عاجز باشد بر و لازم است که باقی عمر در شب و روز در تعلیم آن بکوشد والا نمازش جائز نیست کما فی الفتح القدیر المعروف بابن الهمام شرح الهدایه و در غیر نماز چون تلاوت قرآن نفل است و ادای آن فرض پس روا نیست که فرض را از برای نفل ترک کند چنانکه

در فتاوی کبیر آورده است و ادای عبارت از گرفتن
قواعد قرآن است از اوستاذان ماہر کما فی الدقایق
المحکمۃ شرح المقدمۃ للشیخ الامام محمد بن الجزری رح
والا قاری قرآن آثم و داخل حدیث نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم رب قاری القرآن والقرآن یلعنہ میشود
چنانکہ در شرح مقدمہ ابن المصنف آورده کہ چرا کسی
خودرا ازین نقل محروم سازد کہ سبب قرب اللہ تعالیٰ
باشد چنانکہ امام احمد حنبل مراتب اللہ تعالیٰ را در خواب
دید و پرسید کہ بار خدایا چہ باشد کہ بسبب آن تقرب
بحضرت تو توان کرد حکم شد کہ بکلام ما آنی احمد عرض
کرد یارب ما با فہم یا بے فہم حکم شد با فہم یا بے فہم چنانکہ
در احیاء العلوم آورده کہ اگر قرآن ایستادہ در نماز
بخواند بمقابلہ ہر حرفی صد حسنہ عطا می شود و اگر نشستہ
بخواند پنجاہ حسنہ و در غیر نماز اگر با وضو باشد بست و
پنج حسنہ و بیوضو دہ حسنہ کما فی کنز العباد با فوائد
دیگر کہ بعضے ازان در دیباچۂ این رسالہ نوشتہ شدہ است
و نیز بدانکہ قرآن عبارت از قراءت سبعہ است بلکہ عشرہ کہ

درگاه باریتعالی منزل شد پس اگر حرفی یا حرکتی از خود زیاد
کند کافر گردد و شہرۂ قرأت سبعہ از ینست کہ بعد
از خلفائے راشدین از بعض مردم در خواندن قرآن
غلط واقع میشد پس اتفاق اکابرانِ زمانہ چنین افتاد
کہ ہزار ماہران قرآن در ہر شہرے کہ مصحف امیرالمومنین
عثمان رضی اللہ عنہ باشد از روئے آن مصحف تعلیم کند
مسلّم والا معتبر نباشد پس امام نافع را در مدینہ منورہ
مطہرہ امام ابن کثیر را در مکہ معظّمہ امام ابو عمرو را در
بصرہ و امام ابن عامر را در شام و امام عاصم و امام حمزہ
و امام کسائی را در کوفہ قرار دادند و ہر یکی بہ نہجی کہ از
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم بایشان بواسطۂ
استاذان رسیدہ بود تعلیم کردند و این سبب شہرۂ ایشان
گشت و این رباعی جامع شہرہای مذکورست رباعی

در مکہ نخست ابن کثیرست امام ∴ در بصرہ ابو عمرو علا دارد
نام ∴ نافع ز مدینہ ابن عامر از شام عاصم و حمزہ وکسائی
از کوفہ تمام ∴ چنانچہ قرارت امام عاصم بروایت بکر و حفص
درین دیار مشہور گشتہ و در مدینہ قرارت امام نافع بروایتی

قالون و ورش و در مکه قرات امام ابن کثیر و بروایتی بزی
و قنبل و در بصره قرأت امام ابو عمرو بروایتے دوری
و سوسی و در شام قرات امام عامر بروایتے ہشام و ابن
ذکوان و در کوفه قرأت امام عاصم بروایت بکر و حفص
و قرات امام حمزه بروایتے خلف و خلاد و قرأت امام
کسائی بروایتی ابو الحارث و دوری رواج یافته و سبب
رواج قرات امام عاصم درین دیار آنست که حضرت امام
اعظم شاگرد امام عاصم بوده اند و مردم این دیار بمذہب
ایشان اند و این قرأت بمردم از ایشان رسیده و حضرت امام
بہمین قرأت اکتفا کرده اند برای آنکه حضرت ایشان از
علم فقه در علم دیگر کم کوشیده اند چنانکه در صلوة مسعودی
آورده و رموز قرات سبعه بطریق امام شاطبی ازین بیت
بدست مے آید ابج دهوز حطی کلم نصع فضق
رست لکل امام حرف رمز تحصلا یعنے الف امام نافع
ب قالون ج ورش د ابن کثیر ه بزی ز قنبل
ح از امام ابو عمرو ط دوری ی سوسی ک امام
ابن عامر ل ہشام م ابن ذکوان ن امام عاصم

ص ابوبکر ع حفص ف امام حمزه ض خلف بزاز ق
ابوعیسیٰ خلاد تر امام کسائی تن ابوالحارث تت دوری
فقط واللہ تعالیٰ اعلم قد تم بفضلہ الاعظم

# نظم وقوف قرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدانکہ وقوف منازل قرآن است از برای استراحت نفس
وچون قاری را لابد بود از وقف کردن باید کہ بموضعی
وقفہ کند کہ سخن تمام گردد، از برائے آنکہ
وقف قطع سخن است ما بعد آن پس اگر قطع جائے
کند کہ کلام متصل باشد یا وصل جائی کند کہ کلام
منفصل باشد متغیر و معکوس شود و نامفہوم گردد
بلکہ بعض جا کفر لازم آید پس لازم کہ خوب فہمیدہ
قرآن بخواند کہ در خطا نافتد واین نظم را رعایت
کند کہ از خطا باز ماند

## نظم

حافظا این نظم را بشنو کنون تا ترا در وقف باشد رہنمون

میم وقف لازم ست مگذر از او — گر گذشتی هم کفر ست اندرو

طا چو وقف مطلق آمد مر ترا — گر گذری زو هر کجا یابی ورا

جیم جایز بگذری زو هم رواست — لیک استادان درو بهتر تراست

زا مجوز ایستی هم درخورست — لیک بگذشتن ازان اولی تراست

صاد را وقف مرخص خوانده اند — جمله قرا در تنفس مانده اند

قاف لیکن هر کجا باشد دران — قیل پنداری میان واقفان

گر بیابی تو صله در وی نشان — وصل کن آنجا وهم پیوسته خوان

وقف کن هرجا که آیت بنگری — لا اگرش یابی مرکب بگذری

خا با خفا داده اند اینجا بدان — گر علامت ظا بود اظهار دان

گفت عالم چند بیتی در وقوف — عفو کن زو اینقدر بوده وقوف

حق و مد نعمت گرش یادش کنی — ور بخوانی فاتحه شادش کنی

وعلامت پنج آیت ه و علامت عشر آیت ی نزد کوفیان
و هر که بصریان آیت نوشته اند بخلاف آنجا این علامت
نوشته اند لب و علامت پنج آیت خب و هر جا که نزد
بصریان عشره ست این شکل نوشته اند ع یعنی عشر عند
البصریین و هر جا که آخر قصه ست یا سخن تمام شده ست
امیرالمؤمنین عثمان رضی الله عنه در نماز جمعه آنجا رسیده

ست

است بر کوع رفت است این شکل نوشته است بعضے دکعع عثمان رضی اللہ عنہ و عدد آیات رکوع بحساب ہندسہ با حرف عین نوشته اند تمت

## نظم خوش بیان

آیت قرآن کہ خوب و دلکش اند
شش ہزار و شش صد و شصت و شش اند

یکہزارش وعدہ و یک در وعید
یکہزارش امر و یک نہی شدید

یکہزار او مثالِ اعتبار
یکہزارش قصہ ہائے بیشمار

پانصد بحثِ حلال است و حرام
صد ازان تسبیح صبح و ورد شام

شصت و شش زانست منسوخ از حساب ۶۶
در عمل نہ در قرارت نہ کتاب

یکصد است و چاردہ سورہ دران
چاردہ سجدہ دگر دہ وقف دان

## ایضاً

رباعی

گفت یکمردی فقیہ ہوشمند
لفظ اللہ در کلام اللہ چند

گفتمش بشنو زمن ای نامدار
دو ہزار و پانصد ہشتاد و چار ۲۵۸۴

رقم ششش چہار بار نویس
بہر تحصیل آیتِ قرآن

نصف اوّل ز چار منسوخ است
اولین نصف دوم شش گردان

سدس تسبیح پنج سدس دگر
جل حرمت نمودہ اند بیان

ما بقی وعدہ وعید و مثل
قصص امر و نہی بہ یکسان

۶۶۶۶

۶۶ منسوخ

۶۶۰۰ بتفصیل ذیل

۶۰۰۰ بدین تفصیل

| آیت وعده | آیت وعید |
| --- | --- |
| ۱۰۰۰ | ۱۰۰۰ |
| آیت مثل | آیت قصص |
| ۱۰۰۰ | ۱۰۰۰ |
| آیت امر | آیت نهی |
| ۱۰۰۰ | ۱۰۰۰ |

۶۰۰ بدین تفصیل

| آیت تسبیح | آیت حل |
| --- | --- |
| ۱۰۰ | ۲۵۰ |
| آیت حرمت | |
| ۲۵۰ | |

فائده منقول است از امام ناطق جعفر صادق علیه السلام که از جمله آیات قرآن مجید که شش هزار و شش صد و شصت اند و چهار صد آیت در تعویذات است و یکهزار و دو صد در شرائع اسلام و یکهزار در ترتیب سلطنت و شش صد در قصص و چهار صد در معاملات است یکهزار در عذر جرائم و یکهزار در ضمان رزق و هفتصد در جهاد و پانصد در حج و باقی در حکم طلاق و نکاح لَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ

منتخب قصیدة القراء

بسم الله الرحمن الرحیم

بعد حمد و ثنا و مدح خدا — نعت پیغمبرِ دلیلِ هدا

بشنو این چند بیت تا گردی — مطلع بر قواعدِ قرّا

نون تنوین نون ساکن را — چار حال است با حروف هجا

اوّل ادغام و دیگری اظهار — سوّمی قلب و چارمی اخفا

هست در حرف یرملون ادغام — غنه در واو و میم و نون با یا

هست در شش حروف حلق اظهار — حرف قلب است با چو اَنبَئنا

در حروفِ بقیه اخفا ساز — که شود غنه هم در و پیدا

لام الله را بکن تفخیم — فتح و ضم قبل او چو کرده نما

ور بود کسره پیشتر زان لام — چون قل الله کن رقیق ادا

را چو مفتوح گشت یا مضموم — ساز تفخیم تا رهی ز خطا

رای مکسوره را بکن ترقیق — چون که ساکن بود نظر بکشا

بین که ما قبل گر بود مفتوح — یا که مضموم همچو مرسٰها

ساز تفخیم ور بود مکسور — غیر ترقیق نیست هیچ روا

مگر آن دم که بعد او آید — یکی از حرفهای استعلا

همچو قرطاس و فرقهٍ مِرصاد — شد بفرقٍ دو قول از علما

یا که آن کسره عارضی باشد — مثل ارجع و ما یضا ہیہا

[illegible]

یا بود کسره در دگر کلمه — مثل رب ارجعون خذ اذا
که به تفخیم اندرین سه حال — کرد اجماع جملهٔ فضلا
حرف مدست واو و یا و الف — همچو یوصلے بها واو ذ بنا
همزه چون بعد حرف مد آید — مد بکش صاف لی بلحن وخطا
چون شود حرف قلقله ساکن — جنبشش ده ولی بحسن ادا
قطب جد حرف قلقله میدان — هست قظ خص ضغط استعلا
ور یکی از حروف بوف آید — از پس میم ساکن ای دانا
میل ده میم را بجانب ضم — مثل کنتم بها و هم فیها
یازده صورت هست در قرآن — که درو وصل بسمل هست اولی
فاتحه قارعه قمر رحمان — کهف و انعام و انبیا و سبا
سورهٔ الحاقه علق فاطر — در نه دیگر هست قطع سزا
بینه باقتال والهٰکم — عبس و تبت و ویل دو لا
سجده و رعد و نحل و سبحانست — علق و حج لیک در اولی
باز در نجم شد و انشقت — ص و اعراف و سابق طه
باز در سجده تین لیک شمار — جمله واجب بگفتن فقها
بهر عبد الرؤف کردم نظم — بعنایات حضرت مولا
تا شود مستفید ازین ابیات — حق رساند بمقصد اقصا

# تمت قصیدة القراءة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا اور آخر
بھلا ہی پرہیزگارون کا آور درود اور سلام اللہ اوتارے
اپنے رسول پر جنکا نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہی اور اونکے سارے آل واصحاب پر اور بعد اوسکے
یہہ رسالہ ایک ہی کہ علاقہ رکھتا ہی تجوید کے قاعدون سے
فصل پہلی اظہار کے بیان مین جان تو کہ نون ساکن
یا تنوین جب حرف حلقی کے پاس آوے تب اوس نون اور تنوین
کو اظہار کرکے پڑھین یعنے زبان سے اداکرین آور حرف
حلق کے یے ہین ا ہ ع غ ح خ جسطرح مِنْ آمَنَ رَسُولٌ
اَمِينٌ مِنْ هَادٍ سَلَامٌ هِيَ مِنْ عِلْمٍ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَإِنْ حَكَمَتْ
غَفُورٌ حَلِيمٌ مِنْ غِلٍّ عَزِيزٌ غَفُورٌ مِنْ خَيْرٍ قِرَدَةً خَاسِئِينَ
دوسری فصل اخفا کے بیان مین اور اخفا کرکے پڑھین
یعنے زبان پر نہ ظاہر کرین پوشیدہ کرکے اداکرین نون ساکن اور تنوین

کو غنہ کے ساتھ یعنے ناک مین آواز لیجا کے ادا کرین جب وہ
پاس آوے ان پندرہ حرفون کے ت ث ج د ذ ز س ش ص ض
ط ظ ف ق ک جسطرح کَن تَنَالُوا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِھَا اللَّیْلِ مَآءً ثَجَّاجًا مَنْ جَآءَ وَغَسَّاقًا جَزَآءً مِنْ دُوْنِ
اللّٰہِ دَکًّا دَکًّا مُنْذِرٌ صَوَابًا ذٰلِکَ یُنْزِلُ یَوْمَئِذٍ زُرْقًا
مِنْ سُوْٓءٍ بَشَرًا سَوِیًّا مِنْ شَیْءٍ لِنَفْسٍ شَیْئًا مِنْ صَیَاصِیْھِمْ
رِجَالٌ صَدَقُوْا لِمَنْ ضَرُّہٗ قَوْمًا ضَآلِّیْنَ مِنْ طُھُوْرٍ قَوْمًا ظٰلِمِیْنَ قَوْمًا
طَاغِیْنَ مِنْ طِیْنٍ مِنْ نَفْسٍ کِتَابًا فَذُوْقُوْا مِنْ قَرَارٍ شَاعِرٍ
قَلِیْلًا مَنْ کَانَ فِیْ یَوْمٍ کَانَ

## فصل تیسری

بابت قلب یعنے ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلا کرنے
کے بیان مین اور جب نون ساکن یا تنوین با کے پاس آوے
تو نون ساکن اور تنوین میم ہو جاوے مگر وہ میم پوشیدہ پڑہی
جاوے غنہ کے ساتھ جسطرح مِنْ بَعْدِ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا

## چوتھی فصل

میم ساکن کے بیان مین جب میم
ساکن با کے پاس آوے تب جایز ہی اخفا یعنے پوشیدہ
پڑھنا اوس کا اور جایز ہی اظہار یعنے ظاہر پڑھنا
اوس کا اور اخفا کرکے پڑھنا بہتر ہی جس طرح وَمَا

هُمْ مُؤْمِنِيْنَ اور جب میم ساکن میم کے پاس آوے
تو ضرور ہوا دغام یعنے ایک کو دوسرے مین ملا نا غنہ کے
ساتھ جسطرح فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اور جب میم ساکن با او رمیم
کے سوا دوسرے حرف کے پاس آوے تب اظہار کر کے
پڑھی جاوے خصوصًا جب واو اور فا کے پاس آوے
جسطرح عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ لَهُمْ فِيْهَا

## پانچوین فصل

غنہ کے ساتھ ادغام کے بیان مین جب نون ساکن اور
تنوین یا اور نون اور میم اور واو کے پاس آوے تب وہ نون
ساکن اور تنوین یا اور نون اور میم اور واو مین ملا کے غنہ
کے ساتھ پڑھے جاوین جسطرح اَنْ يَّضْرِبَ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ
مَنْ نَّشَاءُ حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ مَّالٍ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا مِّنْ
وَّاقٍ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اور جو اوسکے مانند ہے مگر صِنْوَانٌ
بُنْيَانٌ اور دُنْيَا اور قِنْوَانٌ مین ادغام نہ کرین اور وا جب
ہے غنہ میم اور نون مین جب دو نون مشدد ہون جسطرح
عَمَّ ثُمَّ اِنَّ الْجَنَّةَ اور جو اوسکے مانند مین ہین

## چھٹی فصل

ادغام بلا غنہ کے بیان مین

جب نون ساکن اور تنوین را اور لام کے پاس آوین

تب نون ساکن اور تنوین را اور لام میں بے غنہ ادغام
کئے جاوین جسطرح مِنْ رَّبِّهِمْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مِنْ
لَّدُنَّا هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ **ساتوین فصل** بیان
مین ادغام مثلین کے معنے یہہ کہ ایک ہی حرف
دو پاس پاس آوے ادغام کیا جاتا ہے سب حرف ساکن
اپنے مثل میں یعنے ایک ہی حرف دو بار آوے پہلا ساکن
ہوا اور دوسرا متحرک تب ساکن حرف متحرک مین
ملجاوے جسطرح فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْحَجَرَ مَالِيَهْ هَلَكَ اَيْنَ مَا يُوَجِّهْهُ اور جو اوسکے مانند
ہین مگر مثل اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ يَوْمٍ کے
نہین ادغام ہوتا ہے اسواسطے کہ ایسے مقام مین ادغام
ہونے سے اوس حرف کے مدہ ہونے کی صفت جاتی رہتی
ہے اسی واسطے ایسے مقام مین ادغام درست نہین ہے فائدہ
مدہ حرف علت کو کہتے ہین یعنے واو الف یا ساکن اور
اوسکے پہلے حرف کی حرکت اوسکے موافق یعنے واو ساکن
کے پہلے ضمہ اور الف کے پہلے فتحہ اور یا ساکن کے
پہلے کسرہ ہو جسطرح قَالُوْا اَنَا فِيْ تو ایسے مقام مین جو ادغام

کرین تو مدہ نہ باقی رہے اوسکی صورت کچھ اور ہو جاوے
مثلا اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا مین ادغام کرین تو اٰمَنُوْا ہو جاوے
اور فِیْ یَوْمٍ مین ادغام کرے تو فِیّ ہو جاوے

## فصل آٹھوین بیان مین ادغام متقاربین اور متجانسین

کے یعنے وہ حروف جنکا مخرج پاس پاس ہی اونکے ادغام
کے بیان مین ادغام کیا جاتا ہی تا طا مین جسطرح وَ
قَالَتْ طَّآئِفَةٌ اور ادغام کیا جاتا ہی تا طا مین جسطرح
لَئِنْ بَسَطْتَّ اور ادغام کیا جاتا ہی تا دال مین دال
تا مین جسطرح اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا مَاعَبَدْتُّمْ کِدْتَّ اور
ادغام کیا جاتا ہی ذال ظا مین جسطرح اِذْ ظَّلَمْتُمْ اور
لام را مین جسطرح قُلْ رَّبِّ بَلْ رَّانَ اور جو اسکے مانند
ہین اور بل ران مین حفص کی روایت مین ادغام نہین ہوتا
پہلے حرف کو ظاہر پڑھتے ہین اور بعضون نے کہا کہ مَنْ
رَاقٍ مین بھی ادغام نہین ہوتا حفص کی روایت
مین اور با میم مین اور ثا ذال مین ادغام کیا جاتا ہی
فقط عاصم کے نزدیک جسطرح یٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا یَلْهَثْ
ذّٰلِکَ

## فصل نوین راکے تفخیم یعنے پر پڑھنے

اور را کی ترقیق یعنے باریک پڑھنے کے بیان مین را پر
پڑھی جاتی ہی جب مفتوح یا مضموم ہوتی ہی جسطرح
رَبِّ رُزِقُوْا اور باریک پڑھی جاتی ہی جب مکسور
ہوتی ہی جسطرح رِجَالٌ رِزْقًا یہہ پر پڑھنا اور باریک
پڑھنا کب ہی جب رائے متحرک ہو یعنے اوسکو فتحہ ضمہ
کسرہ ہو لیکن جب رائے ساکن ہوگی تب اوسکا یہہ حال
ہی کہ اگر رائے ساکن ہوگی اور ماقبل اوسکے فتحہ یا ضمہ
ہوگا تو پُر پڑھی جاوے گی جسطرح قَرْيَةٍ قُرْبَانًا اور اگر
رائے ساکن ہوگی اور ماقبل اوسکے کسرہ ہوگا تو باریک
پڑھی جاوے گی جسطرح فِرْعَوْنَ مِرْيَةٍ مگر جب ماقبل رائے
ساکن کے کسرہ عارضی ہوگا یعنے اصل مین وہ کسرہ نہ رہا
ہوگا پیچھے سے آیا ہوگا مثلا پہلے ساکن رہا ہوگا پیچھے سے
اوسکو کسرہ ہوا ہوگا تو اوسوقت وہ پُر پڑھی جاوے گی
جسطرح اِنِ ارْتَبْتُمْ اَمِ ارْتَابُوْا یا را ساکن جسکے ماقبل مکسور
ہی حرف استعلا کے پاس آوے اور حرف استعلا
کے ساتھ ان الفاظ مین سب جمع ہین خُصَّ ضَغْطٍ
قِظْ تب بھی وہ را پُر پڑھی جاوے گی جس طرح

قِرْطَاسٍ فِرْصَادٍ فِرْقَةٍ فِرْقٍ کی رائے پر اور باریک
پڑھنے مین اختلاف ہی بعضون نے کہا ہی کہ پر
پڑھینگے کیونکہ اوسکے بعد حرف استعلا کا ہی اور
بعضون نے کہا ہی کہ باریک پڑھینگے کیونکہ باریک پڑھنے کی وجہ غالب
ہی اس واسطے کہ رائے کے پہلے بھی کسرہ ہی اور
بعد بھی لیکن پُر پڑھنا لوگون کا معمول ہی اور اگر ماقبل
رائے کے یائے ساکن ہو تو وقف مین وہ را باریک
پڑھی جاوے جسطرح خَيْرٍ سَيْرٍ اور اگر اوسکے ماقبل
یا نہو بلکہ دوسرا حرف ساکن ہو اور اوس ساکن حرف
کا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو تو پُر پڑھی جاوے جسطرح
اَلْقَدْرِ اِلَيْهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور اگر اوس ساکن حرف کا
ماقبل مکسور ہو تو را باریک پڑھی جاوے جس طرح
ذِکْرٍ شِعْرٍ اور سوائے اونکے

## دسوین فصل

لام کے باریک اور پر پڑھنے کے بیان مین لام سب مقام
مین باریک پڑھا جاتا ہی مگر اللہ کے لفظ مین پر پڑھا
جاتا ہی سو کب کہ جب اوس کا ماقبل مفتوح یا مضموم
ہو جسطرح وَاللّٰهُ يُحِبُّ خَتَمَ اللّٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ

يَفْعَلُ اللّٰهُ اور مانند اوسکے اور اگر اللہ کی لفظ سے
ماقبل کسرہ ہو تو باریک پڑھا جاوے خواہ وہ کسرہ
اوس حرف کو ہو جو اللہ کے لفظ مین ملا ہے جسطرح
باللہ للہ اور خواہ وہ کسرہ اوس حرف کو ہو جو اللہ کے
لفظ مین نہین ملا ہے اور ماقبل لفظ اللہ کے ہے جسطرح
اٰيٰتِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ اور سوا اوسکے گیارہوین فصل
ہائے ضمیر کے بیان مین یعنے جو ہا اشارہ کے واسطے آتی ہے
اور اوس ہا کے معنے اوس ہوتے ہین سو اوسکا بیان
یہہ ہے کہ قاری قرآن کے وصل کرتے ہین یعنے ملاتے
ہین ہا کو جسوقت ہا کے ماقبل اور مابعد کا حرف متحرک
ہو یعنے اوسکو فتحہ یا کسرہ یا ضمہ ہو اور ملانے کی حقیقت
یہہ کہ اوس ہا مین اگر وہ مکسور ہو تو یا زیادہ کرین اور اگر وہ
ہا مضموم ہو تو واو زیادہ کرین اور یا واو جو زیادہ کرین
سو مدہ ہوا اور مدہ معلوم ہو چکا جسطرح لَهٗ بِهٖ اور اگر ہا
کے ماقبل کا حرف ساکن ہو گا تو نہ ملاوینگے جسطرح عَلَيْهِ
فِيْهِ مِنْهُ مگر ابن کثیر اس صورت مین بھی ملاتے ہین
اور حفص بھی اونکے موافق ہین فقط فِيْهٖ مُهَانًا مین اور

یَوْضَعُهُ لَکُمْ مین نہین ملاتے ہین کیونکہ اصل مین یہہ یَوْضَاهُ
لَکُمْ ہی تو ہا کے پہلے سکون ہی حرکت نہین ہی حرف
شرط کے آنے سے الف گرا ہی تو حقیقت مین ہا کے
پہلے سکون ہی اسیطرح جو سورۂ ہود مین نَفْقَهُ اور
لَمْ تَنْهَ سورۂ مزمل مین اور لَمْ یَنْتَهِ سورۂ علق مین ہی
اوسمین بھی نہین ملاتے کیونکہ یہہ ہا ضمیر کی نہین ہی
بلکہ اصل لفظ کی ہا ہی اور ملاتے ہین مانند یُؤْتِهِ
یُؤَدِّهِ نُوَلِّهِ نُصْلِهِ کے لفظ مین اور جو اوسکے مانند
ہی فائدہ اور مصنف رحمۃ اللہ نے ایک صورت کو
مفصل نہ بیان کیا او پہر کے اشارے سے بوجھا گیا اس
واسطے اوس کا ذکر چھوڑ دیا وہ یہہ ہی کہ اگر اس ہا
کے بعد کا حرف ساکن ہوگا تو نہ ملاوینگے یعنے واو ویا
نہ زیادہ کرینگے اس واسطے کہ اجتماع ساکنین کا ہوگا
تو پڑھہ نہ سکینگے بلکہ اوس ساکن حرف مین ہا خود ملجائیگی
جسطرح بِهِ اللّٰهُ لَهُ الرَّسُوْلُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ

## بارہوین فصل قلقلہ کے حرفون کے بیانمین

اور حرف قلقلہ کے پانچ ہین ان دو لفظ مین سب

جمع ہین قُطْبُ جَدٍ اب بیان قلقلہ کا ان حرفونمین
ضرور ہی وہ یہ ہی کہ اگر یہ حرف ساکن ہون لفظ
کے درمیان مین تو قلقلہ کیا جاوے جسطرح یَقْطَعُوْنَ
قِطْمِيرٍ يَبْخَلُوْنَ يَجْعَلُوْنَ يَدْخُلُوْنَ اور اگر حرف قلقلہ
کا وقف یعنے رہاؤ مین ہو تو قلقلہ زیادہ ظاہر کیا
جاوے جسطرح خَلَّاقٍ صِرَاطٍ عَذَابٍ بَهِيْجٍ شَدِيْدٍ
فایدہ اور قلقلہ اسس واسطے نام پڑا کہ ان حرفونکے
ادا کرنے کے وقت مین گویا زبان کو جنبش ہوتی ہی
خاص کر وقف کی حالت مین اور قلقلہ کے معنے
لغت مین آواز کرنے اور جنبش دینے کے ہین خلاصہ یہہ
کہ حرف قلقلے کو سکون اور وقف کی حالت مین ذرا
سی حرکت دیتے ہین نہ اسقدر کہ تشدید معلوم ہو اور نہ
اسقدر حرکت دین کہ سکون جاتا رہے نری حرکت ہو جاوے
باقی قاری کو سننے سے تعلق رکھتا ہی تیرہوین فصل
حرف استعلا کے پڑھنے کے بیان مین حرف استعلا کے
سات ہین خ ص ض غ ط ق ظ جیسا کہ اوپر گذر چکا
استعلا اسواسطے نام پڑا کہ اونکے ادا کے وقت زبان

منہہ کے اندر اوپر کی طرف اٹھتی ہی سو استعلا کی حرف
پُر پڑھے جاوینگے خاص کر اونمین سے جو حروف مطبقہ ہین
زیادہ پر پڑھے جاوینگے اور حرف مطبقہ چار ہین
ص ض ط ظ اونکو مطبقہ اسواسطے کہتے ہین کہ اِن حرفونکے
پڑھتے وقت زبان اوپر کی تالو مین لگتی ہی

**چودھوین فصل** مدّ کے بیان مین حرف مد کے تین
ہین الف واو یائے ساکن اور اونکے قبل کی حرکت
اونکے موافق یعنے الف کے ماقبل کو فتحہ اور واو ساکن
کے ماقبل کو ضمہ اور یائے ساکن کے ماقبل کو کسرہ ہو
سو جب حرف مد کے پاس ہمزہ آوے اور دونون
ایک لفظ مین ہون تب مد کیا جاوے اور اس مد کو
متصل اور مد واجب کہینگے جسطرح اُولٰٓئِکَ مَلٰٓئِکَةٌ
جَآءَ شَآءَ جِیْٓءَ سُوْٓءَ اور جو اوس کے مانند ہی
اور اگر وہ ہمزہ ایک لفظ مین ہو اور حرف مد کا
دوسری لفظ مین تو اوس لفظ کو منفصل کہینگے اور مد
منفصل مین مدّ اور قصر دونون جائز ہی جس طرح
بِمَآ اُنْزِلَ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَالُوْٓا اٰمَنَّا فِیْٓ اُمِّهَا

اور جو اوسکے مانند ہی **فائدہ** مد متصل اور منفصل
کو چار الف سکے برابر کھینچتے ہین اور الف کا اندازہ یا
تو معتبر قاری کی قراءت کے سُننے سے معلوم ہوتا ہی
یا انگلی بند کرنے سے یعنے ہر الف کے واسطے ایکبار
انگلی کو بند کرے نہ جلدی نہ آہستہ تو چار الفی مد
مین چار بار انگلی بند کرے اور تین الف کی مد مین
تین بار اور دو الف کی مدمین دو بار اور ایک الف
کے مد مین ایکبار بند کرے اور قصر کا اندازہ ایک
الف کے برابر کھینچنے کا ہی اور جب حرف مد کے پاس
حرف مدغم یعنے مشدد آوے تو اوس مد کو مد ضروری
اور لازمی کہینگے جسطرح وَلَا الضَّآلِّيْنَ حَآجَّةٌ قَوْمُهٗ
اَتُحَآجُّوْنِّيْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اور مانند اوسکے اور جب حرف
مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے کہ جسکا سکون وقف
کی حالت مین باقی رہے اور جسکا سکون وصل یعنے آگے
ملاکے پڑھنے مین بھی باقی رہے تو اوس صورت مین مد کیا
جاوے اور اوسکو مد لازمی کہینگے جسطرح آٰلْاٰنَ ءٰآٰللّٰهُ فائدہ
پہلی مثال ہی وقف کی یعنے آلْاٰن کے لام کو آگے نہین

ملانے اور دوسری مثال وصل کی ہے یعنے اللہ کے
لام کو سکون کرکے آگے ملاتے ہین جیسا کہ تشدید پڑھنے
کا دستور ہے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن
آوے جسکا سکون ذاتی ہو یعنے ایسا ہو کہ وقف اور وصل
دونون حالت مین اوسکا سکون جدا نہو تو اوسکو مد لازم
خفیف کہتے ہین جسطرح۔ الٓمٓ طٰسٓمٓ صٓ قٓ حٰمٓعٓسٓقٓ
نٓ اور اس مد کرنے کا سبب سکون ہے **فائدہ**
یعنے ان حرفون مین جن پر مد ہے حرف مدہ کا ہے اور
اسکے بعد سکون ہے جسطرح لام مین الف حرف مدہ کا
ہے اور میم پر سکون اور سین مین یا حرف مدہ کا نون
پر سکون اور نون مین واو حرف مدہ کا نون پر سکون
تو ان حرفونکا سکون ہرگز جدا نہین ہوتا چاہے وقف
کرو چاہے ملاکے پڑھو جسطرح نٓ وَالْقَلَمِ نٓ وَّالْقَلَمِ
دونون صورت پڑھنے مین حرف نون کے آخر مین جو
نون ہے اوسکی آواز مین سکون بوجھا جاتا ہے اور جب
حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے کہ جسکا سکون
وقف کی حالت مین باقی رہے اور وصل کی حالت مین

ر باقی رہے تو اس مین طول یعنے تین الف برابر
اور توسط یعنے دو الف برابر اور قصر یعنے ایک الف
برابر تینون درست ہین جسطرح یَعۡلَمُوۡنَ لَنَسۡتَعِیۡنُ
اور مانند اسکے اور اوسکو مد عارضی کہینگے اور ہمارے
واسطے یعنے قرآن پڑھنے والون کے واسطے اور بھی مد
ہین مد لازم مظہر اور مد لازم مدغم اور مد عارض
مظہر اور مد عارض مدغم اور مد بدل اور مد تمکین
مثال مد لازم مظہر کی جسطرح حروف مقطعات اور
حروف مقطعات یہہ ہین الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ
طٰسٓمٓ طٰسٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓعٓسٓقٓ قٓ نٓ اور
مثال مد لازم مدغم کی جسطرح وَالصّٰٓفّٰتِ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ
اور مانند اسکے اور مثال مد عارض مظہر کی جس طرح
الرَّحِیۡمِ اَلَّذِیۡنِ اور مثال مد عارض مدغم کی الرَّحِیۡم مّٰلِكِ
وَالصَّیۡفِ فَّلۡیَعۡبُدُوۡا ابی عمرو کی قراءت یعنے ابو عمرو کی
قراءت مین الرحیم کے میم کو ملک کی میم مین اور والصیف کی
فا کو فلیعبدوا کی فا مین ادغام کرتے ہین اور مثال مد بدل
کی جسطرح اٰمَنَ اٰدَمَ اٰتَیۡنَا اور مانند اسکے اور مثال مد تمکین

کی

کی وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ مَعَاذِیْرَہٗ اَلَّذِیْ یُکَذِّبُ
اور مانند اوسکے اور حرف مد کا جو لین ہی یعنے حرکت
ماقبل کی اوسکے موافق نہین ہی سو مد کیا جاتا ہی وقف
کی حالت مین اور وصل کی حالت مین نہین جسطرح مَوْتِ خَوْفٍ
بَیْتِ اَلصَّیْفِ شَیْءٌ اور جو مانند اوسکے ہی اور اللہ کا
علم پورا اور ٹھیک ہی اور اسی کی طرف سب کو پھر جانا
اور سب کا ٹھکانا ہی تمام ہوا ترجمہ زینت القاری کا
خاتمہ علم تجوید مین ایک رسالہ مختصر اور بڑا معتبر جو تمام
عرب مین مشہور ہی عربی زبان مین تھا اوسکا ترجمہ
ہندی زبان مین خاکسار علی جونپوری مشہور کرامت علی
نے کیا اور جابجا اوسکی شرح بھی دوسری کتابون سے کردیا
ہی اور جو بعضے مضمون سمجھ مین نہ آتے تھے تو اوسکو اپنے
اوستاد قاریون کے پیشوا حضرت سیّد ابراہیم بن محمد
مدنی سے تحقیق کرکے ترجمہ کیا اور اس رسالہ کا نام مصنف
نے نہ لکھا تھا تب اوسکو اوستاد موصوف سے پوچھا
فرمایا زینت القاری بعد
اسکے سنا چاہئے کہ مُصنّف رحمۃ اللہ علیہ نے چونکہ

بیان مخارج حروف اور صفات حروف کا اور حروف
کے ادا کی رعایت کا نہ فرمایا اس واسطے اِس خاکسار
نے تین فصل مین معتبر کتابون سے مثل جزری اور قواعد
القرآن وغیرہ کے اِن تینون کا بیان کردیا کہ لوگ اُسکے
لئے دوسری کتاب کے محتاج نہون اوسی مین اوسکو
بھی پاوین **فصل پندرھورین** مخارج حروف کے
بیان مین مخارج یعنے نکلنے کی جگہہ مخارج حروف یعنے
حرفون کے نکلنے کے مقام اب جاننا چاہئے کہ حروف تہجی
کے مشہور تو انتیس[۲۹] ہین مگر لا کو چھوڑکر اٹھائیس[۲۸] حروف
کا بیان کرتے ہین کیونکہ لا کوئی حرف علحدہ نہین ہی بلکہ
لام الف سے ملا ہی اور یہان منظور ہی اکیلے اکیلے
حرفون کا بیان مگر ہمزہ داخل ہی اوس بیان مین اور
الف اور ہمزہ مین یہہ فرق ہی کہ الف پر نہ کوئی حرکت
آتی ہی نہ جزم جسطرح ما و لا اور ہمزہ پر کبھی حرکت آتی
ہی جسطرح اللہ اور کبھی جزم جسطرح یَأْمُرُ اب بیان
مخارج کا مفصل سنو حلق مین تین مخرج ہین اقصیٰ یعنے حلق
کے تامی شکم کی طرف اور اوسط یعنے بیچ حلق اور ادنیٰ

یعنے حلق کا سرا منہہ کی طرف ہمزہ اور ہا کا مخرج اقصاے
حلق ہی اور الف تو فقط ایک ہوا ہی کہ اندر سے نکلتی
ہی اور اسیطرح واو اور یا جو مدہ ہوتے ہین وہ بھی
ایک ہوا ہین اور جو واو یا مدہ نہین ہین اونکے واسطے
تو مخرج مقرر ہی جیسا کہ آگے آویگا اور بعضون کے نزدیک
الف کا مخرج بھی اقصاے حلق ہی اور وسط حلق سے دو
حرف نکلتے ہین ع ح اور ادناے حلق سے دو حرف غ خ
اور منہہ مین دس مخرج ہین اور اٹھارہ حرف اُن سے
نکلتے ہین پہلا مخرج ق کا اقصاے زبان اور اقصا اوپر
کے تالو کا اقصا یعنے شکم کی طرف دوسرا مخرج ک
کا اقصاے زبان اور اقصا اوپر کے تالو کا تھوڑا سا
قاف کے مخرج سے اوپر کی طرف یعنے منہہ کی طرف
ہٹ کے تیسرا مخرج ج ش ی کا زبان کے درمیان اور
اوپر کے تالو کے درمیان سے چوتھا مخرج ض کا زبان کے
کنارے اور منہہ کے کنج سے اور دانتون کی گرہی کے پاس
سے اور اوس حرف کو دونون طرف سے پڑھہ
سکتے ہین مگر بائین طرف سے بہت آسان ہی اور

نقل ہی حضرت امیرالمؤمنین عمر اور عثمان اور علی رضی
اللہ تعالیٰ عنہم سے کہ یہہ صاحبین دونون طرف سے
خوب ادا کرتے تھے اور بعضون نے کہا کہ اوسکے ادا
کرنے کے وقت چاہئیے کہ منہہ پر شکن پڑے پانچوان
مخرج ل کا آخر زبان یعنے زبان کی نوک کے پاس سے
اور اوپر کے تالو سے چھٹا مخرج نون کا زبان کے سر اور
اوپر کے دانتون کے نیچے سے اور اوپر کے تالو کے پاس
سے اور دماغ سے ساتوان مخرج ر کا زبان کے سر اور
اوپر کے دانتون کے اندر سے اور مخرج اوس کا نون کے
مخرج کے پاس سے آٹھوان مخرج ط د ت کا زبان کے
سر اور اوپر کے دانتون کی جڑ سے نوان مخرج ظ ذ ث
کا زبان کی سر کی تیزی یعنے زبان کی نوک اور اگلے
دانتون کے کنارے یعنے باڑہ سے دسوان مخرج س ص
ز کا زبان کی نوک اور اگلے دانتون کے درمیان سے
اور ہونٹھہ میں دو مخرج ہین اور اوس سے چار حرف
نکلتے ہین پہلا مخرج ف و کا نیچے کے ہونٹھہ کے اندر
اور اوپر کے دانتون کے کنارے سے دوسرا مخرج ب م

کا دونون ہونٹھون کے بیچ مین سے آور دماغ مین ایک
مخرج ہے اوس سے دو حرف نکلتے ہین نٓ اور مٓ اور
یہہ نون اور میم دماغ سے کب نکلتے ہین جب سکون اور
اخفا کی حالت مین ہون

## فصل سولوین

بیان مین حرف کی رعایت کرنے کے یعنے اوسکے نگاہ
رکھنے کا بیان کہ اپنے مقام سے ادا ہوا ب جانا چاہیئے
کہ لحن دو قسم ہے جلی اور خفی لحن جلی کہتے ہین اعراب
چوکنے کو یا لفظ مین اوسکے اصل سے کچھہ زیادہ کم
کرنے کو اور لحن خفی کہتے ہین حرف کے مخرج چھوڑنے کو
اِسطرح پر کہ حرف اپنے مخرج سے نہ ادا ہو تو قاری
کو چاہیئے ثٓ اور صٓ اور سٓ مین اور ذٓ اور زٓ اور
ضٓ اور ظٓ مین اور تٓ اور دٓ اور طٓ مین اور حٓ اور
ہٓ مین اور قٓ اور غٓ مین فرق کرے تاکہ اون کے
مخارج آپسمین مل نہ جاوین اور دوسرے اس بات
کا خیال رکھے کہ جہان دو حرف ایک مثل کے آوین
خواہ دونون ایک لفظ مین ہون مگر متحرک ہون مانند
وجہہ کے خواہ دو لفظ مین مانند قُطِّعَ عَلَیٰ کے تو ایسے

مقام مین چاہئے کہ ایسا پڑھے کہ ادغام نہ ہو جاوے
یا دو مین سے ایک گر نہ جاوے اور اوسکا بھی خیال رکھے
کہ جہان دو حرف ایسے آوین کہ جنکا مخرج پاس پاس
ہو مانند اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اور تَطَوَّعَ خَیۡرًا کے تو اونکو جدا جدا
ادا کرے اور ہمزہ کو خوب ادا کرے اور قاریون نے کہا
ہی کہ ہمزہ کے ادا کرتے وقت چاہئے کہ ناف ہلجائے
اور جہان دو ہمزہ مفتوح ایک کلمہ مین آوین مانند ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ
اور ءَاَنۡتُمۡ کے تو چاہئے کہ ہمزہ کو بخوبی ادا کرے کہ سست
نہ پڑھے جاوین فائدہ یعنے دو ہمزہ دو کلمے مین آوین
پہلا مفتوح ہوا ور دوسرا مکسور تو پہلے ہمزہ کو تسہیل الف
سے کرینگے جسطرح تَفِیۡءَ اِلٰی اور اگر وہ ہمزہ مکسور ہو
تو تسہیل یا سے کرینگے جسطرح بِالسُّوۡءِ اِلَّا اور اگر وہ
ہمزہ مضموم ہو تو تسہیل وا و سے کرینگے جسطرح سُوۡءُ
اَعۡمَالِهِمۡ اور تسہیل لغت مین سہل اور آسان کرنے کو
کہتے ہین تب جب پُر حرف کے پہلے آوے تو ایسی
کوشش کرے کہ باریک اور نازک ادا ہو جیسا کہ
بَطَلَ اور بَغٰی اور بَرَقَ اور اَلۡبَصَرُ اور رَبِّ کے ادا

کرتے وقت یہہ خیال رکھے کہ دال نہو جاوے
خاص کر جبوقت کہ ساکن ہو مانند ثَقُلَتْ کے اگر تَ
پر حرف کے بعد آوے مانند تَرَكَ وَمُسْتَطِيْرًا تَصْلٰى
کے تو ایسے مقام مین خوب خیال رکھے ایسا نہو کہ وُہ بھی
پُر ہو جاوے اور اگر تَ ساکن کے بعد یا لَ یا نَ
آوے مانند فِتْرَةٍ يَتْلُوا كَانَتْ لَهُمْ فِتْنَةً کے تو خوب
ادا کرے اور ثَ کو کہ ضعیف یعنے بہت ہلکا حرف ہے
جب ساکن ہو تو خوب رعایت کرکے ادا کرین خاص کر
جب اوسکے بعد اوسکے پاس کے مخرج کا حرف آوے مانند
لَبِثْتُمْ لَبِثْنَا وَرِثَ سُلَيْمَانُ مِيْرَاثُ السَّمٰوَاتِ حَدِيْثُ
ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ حَيْثُ شِئْتُمْ کے تب خوب ادا کرے اور ظاہر
کرکے پڑھے جَ کو نگاہ رکھنا چاہئیے تاکہ مشابہ شین
یا زائے فارسی یعنے ژ کے نہو جاوے علی الخصوص جب کہ
ساکن ہو اور بعد اوسکے تَ یا دَ یا ذَ یا رَ یا سَ یا نَ
یا ہٖ آوے جسطرح يَجْتَنِبُوْنَ اَجْدَرُ مَجْذُوْذٍ ٭
اَجْرُهُمْ رِجْسُ تَجْرِيْ اَخْرَجْنَا وَجْهَهٗ حَ کو بخوبی
حلق کے درمیان سے ادا کرنا چاہئیے تاکہ ہا نہ ہو جاوے

اور اگر اوسکے بعد حرف استعلا کا آوے تو خوب خیال
کرکے ادا کرے جسطرح اَحَطْتُ حَصْحَصَ اَلْحَقُّ خ
کو خوب خیال رکھے جسمین پُرا ادا ہو اور غ اور ق مین
مل نہ جاوے یعنے اوسمین غ اور ق کی بو نہ آوے
د کے ادا کرنے مین خوب خیال رکھنا چاہئے تاکہ ت
نہو جاوے خاص کر جب ز کے بعد آوے مانند وَازْدُجِرَ
کے اور اگر د ساکن ہو اور بعد اوسکے ث یا ج یا ن یا
ذ آوے تو اوسکو بخوبی ادا کرے اور زبان کو ذرا سا
لگنا پاوے جسطرح یُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا قَدْ جَعَلَ وَجَدْنَا
کٓھٰیٰعٓصٓ ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ . ذ ساکن جب ت یا ن کے
پہلے آوے تو بخوبی ادا کرے جسطرح نَبَذْتُھَا اَخَذْنَا
ر کو ایسا ادا کرے کہ اوسکی صفت تکرار کی نہ جاتی رہے
یعنے ر مین جو صفت تکرار کی یعنے دہری آواز نکلتی ہے
وہ جانے نپاوے پر بھی ہوا اور صفت تکرار کی بھی باقی
رہے خاص کہ جب مشدد ہو جسطرح اَلبَرُّ الرَّحِیْمُ ر
کو خوب خیال رکھے کہ س سے نہ ملجاوے خاص
کر جسوقت کہ ساکن ہو اور بعد اُسکے ت یا ج یا د یا

ز یا ق یا ک یا ل یا ن آوے جسطرح کُنۡزُتُمۡ
مُزۡجَاۃٍ تَزۡدَرِیۡ وِزۡرَکَ رِزۡقًا اَزۡکٰی لَیُزۡلِقُوۡنَکَ
مِنَ الۡمُزۡنِ س کو خوب ادا کرنا چاہئے تاکہ مشابہ ز یا
ص کے نہو جاوے خاص کر جب س ساکن ہوا ور اوسکے
بعد ب یا ت یا ج یا ط یا ن آوے جسطرح یَسۡبَحُوۡنَ
مُسۡتَقِیۡمٍ اَلۡمَسۡجِدُ یَسۡطُرُوۡنَ اَلۡحُسۡنٰی ش کو چاہئے
کہ خوب ادا کرے تاکہ ج یا ز نہو جاوے خاص کر جب
ساکن جسطرح یَشۡتَرُوۡنَ ص کو نگاہ رکھنا چاہئے تاکہ
ذ کی بو نہ آجاوے مانند حَرَصۡتُمۡ اَصۡحَابُ الۡجَنَّۃِ کے
خاص کر جب کہ اوسکے بعد د آوے جسطرح اَصۡدَقُ
یَصۡدُرُ اور صِرَاطٍ کی لفظ کو خوب ادا کرے جسمین
تینون حرف پر ادا ہون ض کو کہ سب حرفون سے
زبان پر مشکل ہی چاہئے کہ خوب ادا کرے تاکہ مشابہ
ط یا ذ یا ز کے نہو جاوے خاص کر اسطرح کی لفظ مین
اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ فَمَنِ اضۡطُرَّ یَعَضُّ الظَّالِمُ بِبَعۡضِ ذُنُوۡبِهِمۡ
وَاغۡضُضۡ یَغۡضُضۡنَ ط کو جو سب حرفون مین بڑا
پر ہی خوب نگاہ رکھنا چاہئے تاکہ مشابہ ت کے نہو جاوے

خاص کر جہان کہین کہ سین اور ت کے درمیان ہووے
مانند بَسَطْتَّ کے یا اوسکے پہلے ت ہو مانند
اَفَتَطْمَعُوْنَ کے یا اوسکے بعد ت آوے مانند
اَحَاطَتْ اور فَطَرَتْ اور فَرَّطْتُمْ اور بَسَطْتَ اور
اَحَطْتُ ایسی لفظون مین چاہئے کہ ایسا پڑھے کہ باوجود
ادغام کے ط کے اطباق اور استعلا کی صفت بھی باقی
رہے اور ت کے تسفل اور ہمس کی صفت کا خیال رکھے
**فائدہ** اطباق استعلا تسفل ہمس کے معنے قریب
ہی کہ صفات حروف کی فصل مین بیان کرینگے ظ کو
خوب نگاہ رکھے کہ ضا اور ز اور ذ کی بو نہ آوے
خاص کر جبوقت کہ اوسکے بعد ت ہووے مانند اَوعَظْتَ
کے عین کو پر نہ پڑھنا چاہئے اور اگر اوسکے بعد غ آئے
تو ایسا ادا کرے کہ ادغام نہ ہو جاوے جسطرح وَاسْمَعْ
غَیْرَ اور اگر شد ہو تو خوب ادا کرے مانند یَدْعُوْنَ
یَدُعُّ کے غ کو نگاہ رکھنا چاہئے تاکہ خ یا ق کی بو نہ آجاوے
خاص جبوقت کہ ساکن ہو جسطرح یَغْشٰی وَاسْتَغْفِرْہُ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ وَلَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا ضِغْثًا ف کو اچھی

طرح ظاہر کرکے پڑھے تاکہ پے اور پھے نہو جاوے خاص کر جبوقت کہ اوسکے بعد میم یا ب ہو مانند تَلَقَّفُ مَا صَنَعُوا اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ کے ق کو ایسا ادا کرنا چاہئے کہ اوس کی صفت استعلا کی نہ جانے پاوے اور غین کی بو نہ آجاوے اور کاف کے مشابہ نہو جاوے خاص کر جبوقت کہ اسکے بعد کاف آوے مانند خَلَقَكُمْ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ کے کاف کو نگاہ رکھنا چاہئے کہ کھہ نہو جاوے خاص کر جبوقت دو کاف آوین مانند يُشْرِكُكُمْ کے اوسکے بعد حرف مہموسہ آوے تب بھی خوب لحاظ سے ادا کرے جسطرح اِسْتَكْثَرَ ل کو باریک اور نازک ادا کرنا چاہئے خاص کر جس مقام مین کہ حرف استعلا کے پاس آوے جسطرح ظَلَّ ضَلَّ يَصْلٰى الصَّلٰوةُ اِخْتَلَطَ لِيَلْطُمَ جَعَلَ اللّٰهُ شَغَلَ اور مانند جَعَلْنَا قُلْنَا قُلْتُمْ قُلْ نَعَمْ هَلْ تعلم غلظة ملجاء بل جاء الخالد کے چاہئے کہ خوب لحاظ سے ادا کرے کہ لام صاف نکلے میم کو ایسا ادا کرے کہ پُر نہ ہو جاوے خاص کر جبوقت کہ اسکے بعد پر حرف آوے جسطرح مَخْمَصَةٍ مَرَضٌ مَا اللّٰهُ

ن کو چاہئے کہ محافظت کرے جسمین پر نہ ہو جاوے
خاص کر جسوقت کہ ساکن ہو اوسوقت خوب لحاظ
کرین کہ اخفا نہ ہو جاوے بلکہ زبان پر ادا ہووے
جسطرح اَلْعَالَمِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ تو ایسے مقام پر اخفا
نہ ہو کیونکہ یہہ مقام اخفا کا نہین ہے اخفا کا مقام تو
اور ہے جیسا کہ گذر چکا و جب مضموم یا مکسور ہو تب
اِسطرح محافظت کرے جسمین خوب ادا ہو جسطرح لا
تَفَاوُتِ وِجْھَۃٌ لَاتَنْسَوُا الْفَضْلَ خاص کر جسوقت
کہ دو واو اکٹھے آوین اوس وقت خوب محافظت
کرے جانا چاہئے کہ اکٹھا ہونا دو واو کا پانچ طرح
پر ہے پہلے یہہ کہ پہلا واو ساکن ہو اور دوسرا
متحرک اور حرکت ماقبل پہلے واو کی اوسکے موافق
نہو یعنے ضمہ نہو تو اوسجگہہ ادغام کرنا چاہئے جسطرح
اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اٰذَوْنَاهُمْ دوسری یہہ کہ پہلا
واو ساکن ہو اور ماقبل اوسکا مضموم تو چاہئے
کہ ایسے مقام مین دونون ہونٹھ کو ملاوین جسمین واو
درست ادا ہو اور اظہار بھی کرے جسطرح اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا

اور اسیطرح اوس واو کو بھی ادا کرے جو ہاے ضمیر
کے بعد آوے جسکو ملاتے ہین اور ملانے کے معنے گذر چکے
جسطرح فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا تیسری یہہ کہ پہلا واو
متحرک ہو اور دوسرا ساکن اور حرکت پہلے واو کی
اوسکے موافق ہو یعنے پہلے واو کو جو متحرک ہی ضمہ ہو
جسطرح وُرِیَ یَلْوُوْنَ دَاوُدَ تو ایسے مقام مین بھی
دونون واو کو خوب ادا کرین چوتھے یہہ کہ دونون واو
متحرک ہون جسطرح وَوَجَدَكَ وَوَضَعَ خُذِ الْعَفْوَ
وَاْمُرْ پانچوین یہہ کہ پہلا واو مشدد ہو اور دوسرا
متحرک جسطرح بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ تو ان سب مقام
مین دونون واو کو خوب ادا کرے ہاکو احتیاط کرنا چاہئے
تاکہ ح کی بو نہ آوے خاص کر جس وقت کہ اپنے قریب المخرج
حرف کے پاس آوے جسطرح وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا مَعَهُمْ
سَبِّحْهُ سی کو احتیاط کرنا چاہیئے کہ خوب پاکیزہ اور آسان
ادا ہو اب جاننا چاہیئے کہ اکٹھا آنا دو یا کا چار طرح پر
ہی ایک یہہ کہ پہلی یا ساکن ہو دوسری متحرک اور
حرکت اوس پہلی یا کے ماقبل کی اوسکے موافق ہو یعنے کسرہ

ہو تو اوسکو اظہار کرنا چاہئے یعنے صاف ظاہر
کرین تاکہ ادغام نہ ہوجاوے جسطرح فِيْ يُوْسُفَ
فِيْ يَوْمٍ اور اسیطرح پڑھین اوس یا کو جو بعد ہائے ضمیر
کے جسکو ملاتے ہین آوے جسطرح لِقَوْمِهٖ يَا قَوْمِ دوسری
یہہ کہ پہلی یا متحرک ہو اور دوسری ساکن اور حرکت اوسکی
اوسکے موافق نہ ہو جسطرح اَلْحُسْنَيَيْنِ تیسری یہہ کہ
دونون یا متحرک ہون جسطرح فَلَنُحْيِيَنَّهٗ چوتھی یہہ کہ
پہلی یا مشدد ہو اور دوسری متحرک جسطرح وَلِيِّيَ
اللّٰهُ لَاتِيَ يَوْمٍ ان سب صورتون مین دونون یا کو
خوب درست ادا کرنا چاہئے فائدہ حرف بوف کے
تین ہین ب و ف اگر انمین سے ایک حرف میم ساکن کے بعد
آوے تو اوس میم کو اظہار کرتے ہین یعنے اوس میم کو
پڑھتے وقت حرکت ضمہ کا اشارہ کرتے ہین جسطرح عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّالِّيْنَ فَاَقِمْ وَجْهَكَ هُمْ فِيْهَا ثُمَّ فَاَنْذِرْ وَمَاهُمْ
بِمُؤْمِنِيْنَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ لیکن میم کے بعد جو حرف بوف
مین سے ب آوے تو اوسکے اظہار پڑھنے اور اظہار نہ پڑھنے مین خلاف
ہی بعضے اظہار کرتے ہین بعضے نہین فصل سترہوین

حرفون کے صفات کے بیان مین اب جاننا چاہئے کہ حرفون
کی جو صفات ہین تو ہر صفت کی ضد بھی مقرر ہے ضد معنے
الٹے یعنے بعضے حرفون کے واسطے ایک صفت مقرر ہے
اور بعضے کے واسطے اوسکی الٹی صفت مقرر ہے مثلا
بعضے حرفون کی صفت نرم ہے تو بعضون کی صفت کڑی
اور بعضون کی صفت دبی آواز ہے تو بعضون کی بلند
آواز اب سب کا بیان دل لگا کے سُنو حرف مہموسہ
دس ہین ت ث ح خ س ش ص ف ک ھ ہمس
کے معنے لغت مین دبی آواز کے ہین تو ان حرفون مین
چونکہ دبی آواز ہوتی ہے یعنے اُنکے مخارج پر اونکے
ادا کے وقت ٹھہر نہین سکتا بلکہ سانس جاری رہتی
ہے بسبب اُن کی کمزوری کے اس واسطے اون کا
نام مہموسہ رکھا گیا اور وہ حرف اس ترکیب مین
سب جمع ہین فحثہ شخص سکت اور ضد ان مہموسہ
حرفون کی مجہورہ ہے کہ اون کے ادا کے وقت اونکے
مخارج پر ٹھہر سکتا ہے اور سانس ٹھہر جاتی ہے تو دس
مہموسہ ہوئے اور باقی انیس حرف مجہورہ ہین ا ب ج

د ذ ر ز ص ط ظ ع غ ق ل م ن و ی آ اوپر جو
لکھا کہ اونتیس حرف تہجی کے ہین اس مین سے لام
الف نکل گیا باقی رہے اٹھائیس اور یہان دس
حرف مہموسہ تھے اور پھر انیس[19] مجہورہ تو ہمزہ اور
الف کو یہان جدا جدا کرکے دو حرف ٹھہرایا اسواسطے
انیس ہوئے نہین تو اٹھارہ ہی ہوتے اور وہان ہمزہ
اور الف کو ایک ٹھہرایا اور حرف شدیدہ آٹھ ہین
ا ب ت ج د ط ق ک شدّت معنے سختی
شدیدہ سخت یعنے وہ حرف کہ جو زور والے ہین
ایسے کہ اون کی قوت کے سبب آواز جاری نہین ہوتی
بلکہ ٹھہر جاتی ہے اور حرف شدیدہ اس ترکیب مین
سب جمع ہین اَجِدْ قَطٍ بَکَتْ اور ضد شدیدہ حرفون
کی رخوہ ہے یعنے نرم اور وہ پندرہ[۱۵] حرف ہین
ث ح خ ذ ز س ش ص ض ظ غ ف و ہ ی
اور پانچ حرف ہین کہ شدیدہ اور رخوہ کے بیچ مین
ہین ر ع ل م ن اس ترکیب مین سب جمع ہین
لن عمر اور حرف مدہ کے تین ہین اس ترکیب مین

سبب

سب ممدود ہین واے اور اونکو حرف مدہ کا اسواسطے کہتے
ہین کہ انہین مین مد ہوتی ہی انکے سوائے دوسرے
حرف مین نہین ہوتی اور مد معنے دراز پڑھنا کھینچکے پڑھنا
اور ضد مدہ کی مقصورہ ہین تو وان تین حرف کے سوا
سب مقصورہ ہین یعنے کھینچکے نہین پڑھے جاتے بلکہ چھوٹی
آواز سے پڑھتے ہین قصر کے معنے کوتاہ پڑھنا حرف
مستعلیہ سات ہین خ ص ض غ ط ق ظ جیساکہ
اوپر گذر چکا اونکو حرف استعلا اسواسطے کہتے ہین
کہ اونکے پڑھتے وقت زبان منہہ مین اوپر کی طرف
بلند ہوتی ہی استعلا معنی بلندی کو جانا اور ضد استعلا
کی مستفلہ ہین مستفلہ کی معنی نیچے ہونے والی تو حرف
استعلا کے سوا سب حرف مستفلہ ہین اور حرف مطبقہ چار
ص ض ط ظ انکو مطبقہ اسواسطے کہتے ہین کہ انکے پڑھتے
وقت زبان اوپر کے تالو مین لپٹتی ہی اور ضد اون
حرفون کی منفتحہ تو باقی سب حرف منفتحہ ٹھہرے
منفتحہ کے معنے کشادہ منفتحہ اسواسطے نام رکھا کہ اونکے
پڑھنے مین زبان کشادہ رہتی ہی حروف صفیرہ تین

ہین س ز س ص صفیرہ لغت مین چڑے کی آواز
کو کہتے ہین ان حرفون کو صفیرہ اسواسطے کہتے ہین کہ انکے
پڑھتے وقت منہہ مین ایک آواز ظاہر ہولی ہی مانند
آواز کنجشک کے جسکو ہندی مین گوریا کہتے ہین اور ضد
حروف صفیرہ کی جرسیہ ہی جرس کے معنے بڑی آواز
تو باقی حرفونمین بڑا آواز ہی اسواسطے جرسیہ نام پڑا حرف
تفشی ایک ہی ش تفشی کے معنے لغت مین کشادگی او
پھیل جانے کے ہین تفشی اوس کا نام اسواسطے پڑا کہ اسکے
پڑھتے وقت منہہ مین ایک آواز ظاہر ہوتی ہی اور زبان
پر چھتر جاتی ہی اور حرف منحرفہ دو ہین ر ل منحرفہ معنی
پھرنے والی اونکو منحرفہ اسواسطے کہتے ہین کہ پڑھتے وقت
یہہ حرف اپنے مخرج سے پھر جاتے ہین لام تو اپنے مخرج
سے پھر کے نون کے مخرج کے پاس پہنچتا ہی اور ر اپنے
مخرج سے پھر کے لام کے مخرج کے پاس پہنچتی ہی اور
حرف را مین صفت تکرار کی بھی ہی تکرار معنے دہرانے
اور دوبارہ کہنے کے ہین گویا کہ را کے پڑھتے وقت تشدید
سی معلوم ہوتی ہی اس سبب سے کہ را مین نہایت قوت ہی

اور

اور ضاد منحرفہ کی ثابت ہی یعنے اپنے مخرج پر قایم رہنے
والا تو لام اور را کے سوا سب حرف ثابت ہین اور ضد
تکرار کی عدم تکرار یعنے تکرار کا منعدم ہونا پس لام کا
را کے سوا سب حرف مین عدم تکرار ہی حرف مستطیل ایک
ہی ض مستطیل بمعنی دراز اسکو مستطیل اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے
ادا کے وقت زبان دراز کھینچی جاتی ہی یہان تک کہ ضاد
کے مخرج سے لام کے مخرج پاس زبان پہنچتی ہی اور ضد
مستطیل کی قصیر ہی تو ضاد کے سوا اور حرف قصرہ ہین
حرف ہوائی ایک ہی آ ہوائی اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے
ادا کے وقت حلق سے ہوا نکلتی ہی اور اوسکو حرف جوفی
بھی کہتے ہین اسواسطے الف جوف سے نکلتا ہی جوف معنے
اندر یعنے یہہ حرف منہہ مین سے نہین نکلتا بلکہ حلق کے اندر
سے نکلتا ہی حرف علت کے چار ہین ء آ و ی انکو حرف
علت اسواسطے کہتے ہین کہ انکا حال بدلا کرتا ہی ایک
حال سے دوسرے حال پر ہو جاتے ہین انکو کبھی ساکن
کرتے ہین کبھی گرا دیتے ہین کبھی بدل دیتے ہین جیسا کہ صرف
کی کتابون مین مفصل مذکور ہی اور علما عربیت کے ہمزہ کو

حرف علت مین نہین داخل کرتے انکے نزدیک وا ے
حرف علت کا ہی حرف قلقلہ کے پانچ ہین ب ج د ط
ق اس ترکیب مین سب جمع ہین قطب جد
بیان قلقلہ کا گذر چکا پس صفات حروف کی ہو چکی
اور صفات حروف کے اور بھی کئی نام ہین اوسکو بھی
ذکر کرتے ہین کہ کام آوے حروف حلقیہ یعنے جو حلق
سے نکلے ء ھ ح خ ع غ اس ترکیب مین سب جمع
ہین اخ عغہ اور حرف لہویہ یعنے جو تالو سے نکلتے
ہین ق ک اور حرف اسلیہ یعنے جو زبان کے سر سے
نکلتے ہین ص س ز اور حرف نطعیہ یعنے جو
زبان کی تیزی یعنے نوک سے نکلتے ہین ظ ث ذ
اور حرف شجریہ یعنے جو منہہ کے اندر سے نکلتے ہین
ج ی ش اور حرف لثویہ یعنے جو مسوڑون سے
نکلتے ہین ر ل ن اور حرف لطعیہ یعنے جو منہہ کے شکم
اور تالو سے نکلتے ہین ط ت د اور حرف حفویہ یعنے
جو زبان کے کنارے سے نکلتا ہی اور اوسکو ضرسیہ
بھی کہتے ہین ض اور حروف شفویہ یعنے جو ہونٹہہ سے

نکلتے ہین ق ب ھ ق و اور واسطے خوب دریافت
ہونے حال مخارج کے اس جگہہ شکل دہان مع مقام مخارج
حروف لکھدی گئی

## صورت المخارج یہہ ہے

## بیان اوقاف کا جو قاری کو ضرور ہین ۃ اسمین

وقف کرنا بقدر دم لینے کے ضرور ہی ۃ لا وقف کرنا

یا نہ کرنا دونون جائز ہی م وقف کرنا لازم ہی

والا معنے کے فرق ہونے سے گنہگار یا کافر ہوگا ط

وقف مطلق کی علامت ہی ج وقف کرنا یا نہ کرنا دونون

جایز ہی مگر وقف بہتر ہی ز تھوڑا سا وقف کرنا

جائز ہی ص وقف کرنے مین اختیار ہی اگر کرے تو

جائز ہی اور نہ کرے تو بھی جایز ہی ق بعض کے

نزدیک وقف ہی اور بعض کے نزدیک وقف نہین

ہی وقفہ سکتہ کی علامت ہی قف قاری کو گمان

ہووے کہ یہان وصل کرنا چاہئے سو اوسکو ہشیار

کیا جاتا ہی کہ مت وصل کر ٹھہر جا صل وصل کرنے

کی علامت ہی لیکن وصل نہ کرنا بہتر ہی صلے وصل

کرنا بہتر ہی س سکتہ کوتاہ کی علامت ہی ک علامت

اس بات کی ہی کہ جو وقف اوپر گذرا یہان بھی ہی

اور وہ مختصر ہی لفظ کذالک کا اور جسجگہہ دو علامت

ہووین وہان اوپر کی علامت کا اعتبار ہی نہ نیچے کی

علامت کا جیسا ہے اس جگہہ جایز کا حکم جاری ہوگا اور
اسیطرح پر اور علامتون مین بھی لحاظ رہے قرآن شریف
کی جن لفظون کے زیر و زبر مین غلط پڑھنے سے کفر ہوتا ہے
اوسکا بیان جاننا چاہیے کہ تمام کلام اللہ مین سترہ مقام
ایسے ہین کہ زبر کی جگہہ پر اگر پیش یا زیر پڑھے اور
پیش کی جگہہ پر زیر یا زبر پڑھے اور زیر کی جگہہ
پر پیش یا زبر پڑھے تو کافر ہووے نعوذ باللہ
من ذالک اور اوس پڑھنے والے کے کفر مین تمام علما
کا اتفاق ہے اسلئے ہمنے اون مقامون کی تفصیل لکھدی
تاکہ تلاوت کرنے والے اس بلائے عظیم سے بچین پہلا
مقام سورۂ فاتحہ مین اگر اَنْعَمْتَ کی تا پر پیش پڑھے
تو کافر ہووے دوسرا پارہ الم سورۂ بقر کے ۱۵ رکوع
مین اگر وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرٰهِیْمَ رَبُّهٗ کی با پر فتحہ پڑھے
تو کافر ہووے تیسرا پارہ الم سورہ بقر کی ۱۷ رکوع مین اگر
قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ کی دال ثانی کو پیش کی جگہہ زبر
پڑھے تو کافر ہووے چوتھا تلک الرسل سورۂ بقر کے
۳۰ رکوع مین اگر وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ کی عین پر فتحہ پڑھے

تو کفر ہووے پانچواں پارہ سورۂ نسا کے ۲ رکوع
میں اگر رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ کی ذال پر فتحہ
پڑھے تو کافر ہووے چھٹا پارہ ۱۰ سورۂ توبہ کے
سترویں رکوع میں اگر اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ
وَرَسُوْلُہٗ کے لام اور ہا کو کسرہ پڑھے تو کافر ہووے
۷ پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل کے دوسرے رکوع میں اگر
وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے
۸ پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ کے ۱۶ رکوع میں اگر وَعَصٰٓی اٰدَمُ
رَبَّہٗ کی با پر پیش پڑھے تو کافر ہووے ۹ پارہ ۱۸
سورۂ انبیا کے ۶ رکوع میں اگر اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
کی تا کو فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۰ پارہ ۱۹ سورۂ شعرا
کے ۱۵ رکوع میں اگر لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ کی ذال پر فتحہ
پڑھے تو کافر ہووے ۱۱ پارہ ۲۲ سورۂ فاطر کے ۱۶
رکوع میں اگر اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا کے
لفظ اللہ پر پیش پڑھے تو کافر ہووے ۱۲ پارہ ۲۳ سورۂ
صافات کے ۶ رکوع میں اگر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْہِمْ
مُنْذِرِیْنَ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے

۱۳ پارہ ۱۸ سورۂ حشر کے ۶ رکوع مین اگر اَلْخَالِقُ اَلْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ کے واو پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۴ پارہ ۲۹ سورۂ حاقہ کے ۲ رکوع مین اگر لَا یَاکُلُہٗ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ کے ہمزہ پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۵ پارہ ۲۹ سورۂ مزمل کے ۱۲ رکوع مین اگر فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ کے نون پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۶/۱۶ پارہ ۲۹ سورہ مرسلات کے ۲۲ رکوع مین اگر فِیْ ظِلٰلٍ کی ظا پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۷/۱۷ پارہ ۳۰ والنازعات کے ۴ رکوع مین اگر اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے

## تم زینت القاری بعون الباری

## تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فی الحدیث انہ علیہ الصلوۃ والسلام سئل کم انزل اللہ تعالٰی من کتاب قال مائۃ واربع کتب منہا علی آدم علیہ السلام

عشر صحف و علی شیث علیہ السلام خمسین صحیفۃ و علی ادریس
علیہ السلام ثلاثین صحیفۃ و علی ابراہیم علیہ السلام عشر
صحیفۃ فی ثلاث لیال مضین من شہر رمضان والتوراۃ
علی موسیٰ علیہ السلام فی ستۃ لیال مضین من شہر رمضان
والزبور علی داؤد علیہ السلام فی ثمانی عشر لیلۃ مضیت من
شہر رمضان والانجیل علی عیسیٰ علیہ السلام فی ثلثۃ
عشر لیلۃ مضیت من شہر رمضان والفرقان علی سیدنا
محمد صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم فی سبت لیال
بقین من شہر رمضان **نقل من عمدۃ البیان**
**تفسیر القرآن** و نیز در روایت آمدہ کہ جملہ قرآن شریف
بہ یکبار در ماہ رمضان در شب قدر کہ آن در شش
شب ست از عشرۂ اخیرۂ رمضان از بارگاہ احدیت
از لوح محفوظ بہ بیت المعمور بر سمائے دنیا نزول یافت
و از انجا در مدت بست و سہ سال بر پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نجما نجما فرود آمدہ سیزدہ[۱۳] سال در مکہ معظمہ و
دہ سال در مدینہ طیبہ و حق سبحانہ تعالیٰ علم آنرا بہ یکبار
تمام و کمال بر دل عرش منزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عطا فرموده بود چنانچه در ابتدائے بعثت ہر گاه جبرا
علیه السلام وحی می آورد جناب رسالتمآب صلی الله علیه
پیش ادائے آن شروع در تلاوت می فرمود او ب
تعالی با حبیب خود خطاب فرمود ولا تعجل بالقرآن
من قبل ان یقضی الیک وحیه یعنی تعجیل مکن بخواندن
قرآن پیش ازانکه ادا کرده شود بسوئے تو وحی آن و نیز
بدانکه اکابران دین و رمزشناسان اہل الیقین گوہر معانی
تعداد سور و آیات و کلمات و حروف قرآن شریف را اگرچه
بسلک بیان آورده اند ہریک را به نہج اختصار بیان کرده
می آید پس تعداد سورتہائے قرآن شریف بقول زید بن
ثابت یکصد و چهارده منقول است و این قول را ارجح
گفته اند و در تعداد آیات قرآن مجید اختلافها ست
نزد کوفیان مروی از علی مرتضی کرم الله وجهه شش ہزار
و دو صد و سی و شش آیت ست ۶۲۳۶ و نزد بصریان
مروی از ابن عباس شش ہزار و دو صد و شانزده آیت
ست ۶۲۱۶ و نزد شامیان شش ہزار و دو صد و پنجاه
آیت ست ۶۲۵۰ و نزد مدنیان شش ہزار و دو صد و چهارده ۶۲۱۴

آیه است و نزد مکیان شش هزار و دو صد و دوازده آیت ست ۶۲۱۲ و نزد عبداللہ بن مسعود شش هزار و دو صد و هجده آیت ست ۶۲۱۸ و بموجب اقوال عامه شش هزار و ششصد و شصت و شش آیه است ۶۶۶۶ و اعداد کلمات قرآن شریف نیز مختلف فیه است نزد حمید اعرج هفتاد و شش هزار و دو صد و پنجاه و نزد عبدالعزیز بن عبداللہ هفتاد و هفت هزار و چهار صد و سی و نه رقم کرده اند و در اعداد حروف در همه قرآن شریف نیز اختلاف بسیار است نزد عبداللہ بن مسعود سه لک و بست و دو هزار و ششصد و هفتاد حرف اند و نزد مجاهد سه لک و بست و یکهزار و یکصد و بست و یک حرف اند و وجه اختلاف کلمات و حروف و آیات در قرآن شریف اینست که بعضے یک لفظ را دو کلمه قرار داده اند و بعضے یک کلمه همچنین بعضے شد را در یک حرف قرار دادند و بعضے دو حرف همچنین اختلاف آیات که بعضے مثلا هفت آیه در سوره شمار کردند و بعضے هشت آیه کردند پس این اختلاف بین الصحابة و العلماء صحیح و این مثل اختلاف

قرارت قراء سبعہ است کہ ہمہ صحیح است و ازین اختلاف کمی
و زیادتی قرآن شریف مقتضی نخواہد شد واللہ اعلم
بالصواب فقط واعلم ان الاستعاذۃ ادب من ادب
اللہ تعالیٰ ادب بہا نبیہ لقولہ تعالیٰ فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ و بسم اللہ
بر قول متاخرین مذہب حنفیہ صحیح آنست کہ بسم اللہ در اول
سور آیتی است از قرآن انزلت للفصل بین السور پس
استعاذہ مستحب است و واجب نیز گفتہ اند و استعاذہ امامان
ہفت قرا مع تلامذہ یعنی ہفت اعوذ کہ از ہفت قرا منقول
است نوشتہ میشود از امام نافع مدنی رحمۃ اللہ علیہ
اینست اَعُوْذُ بِالصَّمَدِ الْمَلِکِ الْمُعِیْنِ الْمُبِیْنِ مِنَ
الشَّیْطَانِ اللَّعِیْنِ الْکَافِرِ الْمُرْتَدِّ الرَّجِیْمِ عن امام ابن
کثیر مکی الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ
مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ عن امام حفص والسوسی وابو
عمرو الدوری امام الحرمین و العراق والشام رضی
اللہ عنہم اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ عن امام ابن کثیر مکی و امام نافع مدنی رضی اللہ عنہما اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ عن امام حمزہ رضی اللہ عنہ اَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ عن امام حمزہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ والمختار لکل قراء رحمہم اللہ تعالیٰ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پس استعاذہ بقراءت قرآن شریف بنظر ظاہر دلالت آیت فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ضرور است اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ **فائدہ** ختم فمی بشوق یعنی دہن من در قراءت قرآن شریف با شوق است بدین ترتیب است روز جمعہ از سورۂ فاتحہ تا سورۂ مائدہ کہ پنج جزو پاؤ بالا میشود روز شنبہ از مائدہ تا یونس پنج جزسے شود روز یکشنبہ از یونس تا بنی اسرائیل پاؤ کم چہار جزو میشود روز دوشنبہ از بنی اسرائیل تا سورۂ شعرا چہار جزو پاؤ بالا میشود روز سہ شنبہ از شعرا تا والصافات صفا چہار جزسے شود روز چہارشنبہ از والصافات صفا

تا ق سہ و نیم جز میشود روز پنجشنبہ از ق تا آخر کہ چہار جز یا و بالا مے شود بخواند و بعضی بجائے سورہ مائدہ سورۂ نساء گفتہ اند و فمی بشوق با نون روایت کردہ اند

دیگر ختم احزاب ست فمی بشوق یعنی روز جمعہ از فاتحہ تا سورۂ انعام بخواند کہ شش جز یا و بالا میشود روز شنبہ از انعام تا سورۂ یونس کہ پنج و نیم جز ست بخواند روز یکشنبہ از سورۂ یونس تا سورۂ طہ کہ یا و کم چہار جز میشود بخواند روز دوشنبہ از طہ تا سورۂ عنکبوت کہ چہار جز یا و بالا میشود بخواند روز سہ شنبہ از عنکبوت تا سورۂ زمر کہ سہ جز یک رکوع میشود بخواند روز چہارشنبہ از زمر تا سورۂ واقعہ کہ چہار جز سہ رکوع کم میشود بخواند روز پنجشنبہ از واقعہ تا آخر کہ دو رکوع کم سہ و نیم جز میشود بخواند فقط

## تمت

واسطے حاصل کرنے ثواب کے دو خطبے کہ جامع جملہ سور قرآن شریف ہین اس مقام پر لکھے گئے اگر بعد تلاوت قرآن شریف پڑھا

کرے ثواب بہت ہوگا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اِفْتَتَحَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ كَلَامَهُ الْقَدِيْمَ
وَاَوْدَعَ فِي الْبَقَرَةِ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَالنِّسَآءِ اَحْكَامَ التَّحْلِيْلِ
وَالتَّحْرِيْمِ وَاَمَدَّ لِلْمُقَرَّبِيْنَ مَائِدَةَ قُرْبِهٖ وَجَعَلَ الْاَنْعَامَ
مِنْ اِنْعَامِهٖ وَفَضْلِهِ الْعَمِيْمِ وَرَفَعَنَا عَنِ الْاَعْرَافِ وَ
اخْتَصَّنَا بِاَنْفَالِ الْغَنَائِمِ وَقَبِلَ تَوْبَةَ مَنْ اَتَاهُ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ
وَاَنْجَا يُوْنُسَ وَهُوْدَ دَاوٗدَ يُوْسُفَ وَاَزَالَ رَعْدَ الْخَوْفِ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ وَشَرَّفَ الْحِجْرَ بِمَنْ نَّحَلَ النَّحْلَ وَاَيَّدَهٗ بِالْاِسْرَائِيْلِ
وَاَخْبَرَ عَنْ اَصْحَابِ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ وَبَشَّرَ عِيْسَى ابْنَ
مَرْيَمَ بِاَنَّهٗ طٰهٰ اِمَامُ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ
وَفَرَضَ الْحَجَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَهَدَاهُمْ بِنُوْرِ الْفُرْقَانِ وَدِيْنِهِ
الْمُسْتَقِيْمِ وَاَعْجَزَ الشُّعَرَآءَ عَنْ مُعَارَضَتِهٖ وَكَانُوْا عَدَدَ
النَّمْلِ وَكُلٌّ فِيْ ضَلَالِهٖ يَهِيْمُ وَقَصَّ الْقَصَصَ عَلٰى مَنْ
عَشْعَشَتِ الْعَنْكَبُوْتُ عَلٰى غَارِهٖ وَاٰمَنَ بِهِ الْعَرَبُ وَالرُّوْمُ
وَفَاقَ لُقْمَانَ الْحَكِيْمَ فَكَمْ سَبَّحَ لِلّٰهِ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ اِذْ هَزَمَ
لَهُ الْاَحْزَابَ وَسَبَا عِيَالَ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ فَاطِرَ الْكُلِّ فَائِقَ
اٰتِيْهِمْ فَسُبْحَانَ مَنْ مَدَّ يٰسٓ بِالصَّافَّاتِ نَصَادَ زُمْرَةَ الْاَعْدَا

بنا

بتائید ذی الطول لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم و ایدہ بقوم
فصلت بسیوفہم رقاب المشرکین وکان امرھم شوریٰ
بینھم فابطلوا زخرف الجاھلیۃ ودخان الشرک وافکہ
القدیم واذا کانت الرسل جاثیۃ فی احقاف المحشر سال
محمد الشفاعۃ مع الفتح المبین والفضل العظیم وکسر حجرات
الکافرین بکل قاف اثرہ ونصر بالذاریات وفضل علی
صاحب الطور موسی الکلیم والنجم اذا ھوی انہ شق
لہ القمر الرحمن لیفوز المخاصون بالعز والتکریم وایدہ
فی کل واقعۃ بباس الحدید نقطع بالمجادلۃ قلوبھم
وجعل لھم فی الحشر العذاب الالیم ووقع الامتحان فی
صفھم کل جمعۃ والمنافقون بالتغابن والخزی العظیم
واحل الطلاق والتحریم فھو مالک الملک ذو الفضل العمیم
من جعل امرہ بین الکاف والنون الحاقۃ کلماتہ لمن
سال عنھا بالتفھیم وارسل نوحا الی قومہ وعم الانس
والجن بدعوۃ المزمل المدثر المنبع عن قیامۃ الانسان
والمرسلات بالنبا العظیم الموقع فی النازعات من
عبس علیہ لما کورت شمس الکفر وانفطرت قلوب

المطففين ومن لم يزن بالقسطاس المستقيم فيا ويلهم
اذا انشقت السماء ذات البروج وظهر الطارق بامر
العلي الاعلى المدبر الحكيم هنالك تغشى هم الغاشية اذ
طلع فجر الصدق لمن اتى الله بقلب سليم وظهرت
للمتقين في البلد شمس الايمان واختفى ليل الشرك
البهيم فله الحمد اذا اكمل الخمس والوتر والضحى على لسان
من اختصه بشرح الصدر والوصف الجميل والخلق العظيم
واقسم بالتين انه اكمل المخلوقين من علق وشرفه وامته
بليلة القدر لمن يريد الفخر والتعظيم ولم يكن الذين
كفروا من اهل الكتاب والمشركين منفكين عنه بل زلزلهم
بالعاديات القارعة لكل مليم ولم يغن عنهم التكاثر
في العصر وويل لكل همزة كاصحاب الفيل ولكفار
قريش ومانع الماعون مما وعد من العذاب الاليم
فجل من اعطى المصطفى نهر الكوثر فمنحه المؤمنون
ومنعه الكافرون وايده عليهم بالنصر فتبت ايدي
كل كفار اثيم ولم يفز بالاخلاص الا من امن برب
الفلق والناس واتبع هديه وطراطه المستقيم وتمت

كلمة

كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صَدَقَ اللّٰهُ الْكَرِيْمُ الَّذِیْ افْتَتَحَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ لِيَتَّخِذَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ رِجَالًا وَّنِسَآءً وَ
وَفَضَّلَهُمْ تَفْضِيْلًا وَمَدَّ مَآئِدَةَ اَنْعَامِ فَضْلِهٖ وَ
رِزْقِهٖ لِيَتَعَرَّفَ اَهْلَ الْاَعْرَافِ اَنْفَالَ كَرَمِهٖ وَفَضْلِهٖ
عَلٰی اَهْلِ التَّوْبَةِ مِنْ خَلْقِهٖ وَجَعَلَ يُوْنُسَ فِیْ بَطْنِ
الْحُوْتِ سَبِيْلًا وَاَنْجٰی هُوْدًا مِنْ كَرْبِهٖ وَحُزْنِهٖ
كَمَا خَلَّصَ يُوْسُفَ مِنْ جُبِّهٖ وَسِجْنِهٖ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ
بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا
ثُمَّ جَعَلَ حَجَرَ النَّحْلِ شَرَابًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ وَاَوْحٰی اِلَيْهَا
بِخَفِیْ لُطْفِهٖ سُبْحَانَهٗ وَاتَّخَذَ مِنْهُ كَهْفًا مُّشَيَّدًا اَبْنِيَاۤ
وَاَوْحٰی اِلٰی مَرْيَمَ فَتَمَثَّلَ لَهَا تَمْثِيْلًا بَشَرًا سَوِيًّا وَفَضَّلَ
طٰهٰ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بِالطُّوْرِ وَ
بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَالْكِتَابِ الْمَكْنُوْنِ فَدَعَاهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ
قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا نُوْرَ الْفُرْقَانِ دَلِيْلًا

وَصَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهِ الَّذِيْنَ
عَجَزَتِ الشُّعَرَاءُ عَنْ بَعْضِ وَصْفِهٖ وَشَهِدَ النَّمْلُ بِرِسَالَتِهٖ
وَبَعْثِهٖ وَبَيَّنَ قَصَصَ مُدَّةِ مُكْثِهٖ وَنَسَجَتِ الْعَنْكَبُوْتُ
عَلٰى بَابِ الْغَارِ سِتْرًا مَسْبُوْلًا وَمَلَأَ قُلُوْبَ الرُّوْمِ رُعْبًا
مِنْ شِدَّةِ بَأْسِهٖ وَحُزْنِهٖ وَلَقَّنَ لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ مِنْ بَعْضِ
عِلْمِهٖ وَحِلْمِهٖ وَهَدٰى اَهْلَ السَّجْدَةِ الْاِسْلَامِ بِاِسْمِهٖ وَ
هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَسَبَاهُمْ وَاَخَذَهُمْ اَخْذًا وَبِيْلًا وَلَقَّبَهٗ
فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ يٰسٓ وَنَفَذَ حُكْمُهٗ فِي الصَّافَّاتِ وَبَيَّنَ
الصَّادِ صِدْقَهٗ بِاِظْهَارِ الْمُعْجِزَاتِ وَفَرَّقَ زُمَرَ الْمُشْرِكِيْنَ
بِالْاٰيَاتِ الْبَيِّنَاتِ وَصَبَّ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ وَهَجَرَهُمْ
هَجْرًا جَمِيْلًا فَلَمْ يَهْتَدُوْا سَبِيْلًا وَغَافِرٌ لَهٗ غَافِرُ الذَّنْبِ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَفُصِّلَتْ رِقَابُ الْمُشْرِكِيْنَ
لِمَا كَانَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
وَزُخْرِفَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ
مُّبِيْنٍ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كَمَا اَنْذَرَ اَهْلَ
الْاَحْقَافِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَهْتَدُوْا
اِلَى الْاِسْلَامِ سَبِيْلًا وَاَذَلَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

لِشِدَّةِ الْقِتَالِ وَاَقَرَّ بِالْفَتْحِ الْمُبِيْنِ وَعَمَرَ حُجُرَاتِ خَرَابَةِ
الْقُلُوْبِ بِنُوْرِ الْاِيْمَانِ وَقَافُ اِسْلَامِهٖ اَحَاطَ الْعَالَمَ
بِالذّٰرِيٰتِ الْمُطَيِّبَةِ بِرَوَائِحِ الْهِدَايَةِ وَالْاِيْقَانِ
وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى عَلٰى جَبَلِ الطُّوْرِ وَاَشْرَقَ نَجْمُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَرَبَ بِهِمْ سَاعَةُ السُّرُوْرِ
وَانْشَقَّ الْقَمَرُ فَاَوْقَعَ الرَّحْمٰنُ وَاقِعَةَ الصُّلْحِ عَلٰى بِسَاطِ
النُّوْرِ فَتَعَجَّبَ الْحَدِيْدُ مِنْ شِدَّةِ بَاْسِ الْمُجَادَلَةِ فِيْ اُمَّتِهٖ
وَلٰكِنَّهٗ وَعَدَ فِي الْحَشْرِ بِاَحْسَنِ مَقِيْلًا وَامْتَحَنَهٗ
فِيْ صَفِّ الْاَنْبِيَاءِ وَصَلّٰى بِهِمْ اِمَامًا فَفِيْ تِلْكَ جُمُعَةٌ
وَمُلِئَتْ قُلُوْبُ الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ التَّغَابُنِ بُغْضًا وَحَسَدًا
وَطَلَّقَ وَحَرَّمَ مَنْ فِيْ تَبَارَكَ فَسُبْحَانَ مَنْ اَعْطَاهُ
الْمُلْكَ وَعَلَّمَ بِالْقَلَمِ وَرَتَّلَ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا وَكَمْ لِلْحَاقَّةِ
يَوْمَئِذٍ اِذَا سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ
وَنَجّٰى نُوْحًا مِنْ غَرَقِ الطُّوْفَانِ وَاَتَتْ طَائِفَةٌ مِنَ الْجِنِّ
فَيَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَاَحْيَا اللَّيْلَةَ رُكُوْعًا وَّسُجُوْدًا
فَاَوْحٰى اِلَيْهِ يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَكَمْ
لِلْمُدَّثِّرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ شَفَعِهٖ عَلَى الْاِنْسَانِ اِذَا اَرْسَلَ

المرسلات تجري دموعهم الهاطل كالسحاب عم
يتساءلون اهل الكبائر وما نفعتهم من النازعات
اذا عبس مالك عليهم وتلاهم العذاب الاكبر
وكورت الشمس وانفطرت السماء وسيرت الجبال
فكانت كثيبا مهيلا فويل للمطففين اذا انشقت السماء
وطويت ذات البروج وطرق طارق الصوت بنفخ القيمه
وتجلى الملك الاعلى لفصل الغاشية فيومئذ لا فجر
ولا بلد ولا شمس ولا ليل ولا ظلا ظليلا فطوبى
للمصلين الضحى عند انشراح صدورهم اذا شاهدوا
والتين والزيتون وتلك الانهار والاشجار والاطيار
حمدوا وسجدوا وشكروا لربهم وقل اقرأ باسم
ربك الذي خلق هذه النعم لاصل هذه الدار لانهم
احيوا ليلة القدر وتبتل اليه تبتيلا ولم يكن الذين
كفروا يوم الزلزلة من شافع ولا صديق ويسوقهم الزبانية
الى كالعاديات الى سوء الجحيم يحل به قارعة العذاب
الاليم فيقال لهم الهكم التكاثر هذا عصر العذاب
الاليم فويل للهمزة واصحاب الفيل من النار لانهم لم

يشكروا

يهتدوا سبيلا قالت قريش لما امنوا من خوف المحشر
ارايت الذى يكذب بالدين كيف يطرد عن نهر
الكوثر وخسر الكافرون وسيقوا الى النار وبئس
القرار وجاء نصر الله والفتح المبين وتبت يدا ابى
لهب حيث لم يتخذ سورة الاخلاص وقل اعوذ برب
الفلق من شر ما خلق ومن شر الشيطان وما وسق
وقل اعوذ برب الناس ملك الناس من شر الوسواس
الخناس الذى فسق وسبحان الله بكرة واصيلا
وصدق محمد ن البشير النذير والسراج المنير
المطهر الطاهر والقمر الزاهر ابو القاسم محمد
صلى الله عليه
وسلم واله
كلما صدح
تسبيح
وتهليل
تم تم
تم

# تمت

خاتمۃ الطبع ہزاران شکر و احسان خداوند عالم کہ اندنون حسن توفیقات ازلی و تائیدات لم یزلی سے واسطے قوام کالبد علم قراءت کے یہہ چارون رسالہ مثل عناصر اربعہ کہ ہر ایک شایق کے لئے گنجینہ نقد مدعا ہی اور طالبین کے واسطے آئینۂ حقیقت نما ہی حسب اشارت سراپا بشارت ثمرۂ دوحہ چمن اقبال نتیجۂ مقدمۂ مراتب کمال نونہال گلشن نکونامی اختر بلند اوج گرامی آسمان کامرانی خورشید فیض عمیم برادران جناب قاضی ابراہیم صاحب مرحوم ولد جناب قاضی نور محمد صاحب مرحوم پلبندری و جناب ملا نور الدین بن جیوا خان صاحب اسعد اللہ حالہما واحسن مآلہما باہتمام تمام و انتظام مالا کلام در مطبع حیدری واقع معمورۂ بمبئی بین حلیہ

طبع سے

آراستہ

ہوئے

کاتب خاکسار شیخ عبد الغفار

تاریخ ۲۴ شہر محرم الحرام سنہ ۱۲۹۲ ہجری

## فہرست کتبہائی مطبوعہ بمبئی موجودہ بدوکان مہتمم نسخہ ہذا

| کلام ربانی مطبوعہ بمبئی | ایضا کاغذ کلفت |
| --- | --- |
| قرآن شریف صفحہ کلان خط شیخ مجلد | ایضا بر کاغذ حنائی |
| قرآن ۱۵ سطر کلان مجلد خط حاجی محمد | حمایل ۱۶ پیچی |
| ایضا جلد بنگالی دو پیچی | ایضا بر کاغذ حنائی |
| ایضا جلد سنگین و کاغذ کلفت | حمایل ۸ پیچی کلان |
| قرآن ۱۵ سطرے مجلد خط حاجی محمد | ایضا بر کاغذ حنائی |
| ایضا جلد عمدہ | مقدمہ ۱۳ سطری ۳۰ جزء علحدہ مجلد |
| ایضا جلد بنگالی | ایضا ۱۵ سطرے مجلد |
| ایضا جلد سنگین کاغذ جاڑا | ایضا جلد کاغذے |
| قرآن ۱۵ سطری خط محمد علی | جزو عم معہ قاعدہ بغدادی کلان |
| ایضا جلد عمدہ | ایضا بر کاغذ جاڑا |
| ایضا جلد بنگالی | ایضا ۸ پیچی پونیا |
| قرآن ۱۳ سطری خط محمد علی | ایضا تختی خورد مجلد |
| ایضا کاغذ کلفت جلد بنگالی | ایضا جلد کاغذی |
| قرآن ۷ سطری مجلد | دہ سورہ معہ چند ادعیہ |
| ایضا جلد بنگالی | ہفتی سہ جزو اول ۱۵ سطرے |
| حمایل ۱۲ پیچی | ہفتی سہ جزو آخری ۱۵ سطرے |

ہفتی پنج جزو ۱۳ سطرے اولی مجلد

ایضاً آخری مجلد

سورۂ کہف مجلد

## کتب التفاسیر عربی مطبوعۂ بمبئے

تفسیر معالم التنزیل المسمی لبغوی مجلد

تفسیر مدارک

تفسیر بیضاوے

تفسیر ابن عباس

تفسیر جلالین مجلد

تفسیر صافی مذہب شیعہ

## کتب الحدیث مطبوعہ بمبئی

مشکوۃ محشی مجلد

صیحح بخاری محشی

## کتب الفقہ عربی مذہب حنفی مطبوعہ بمبئی

در المختار مجلد

ہدایہ مع الکفایہ کامل مجلد

قدوری محشی

خلاصہ کیدانی مترجم ہندسے

منیۃ المصلی

## کتب اوراد عربی مطبوعہ بمبئے

حصن حصین مجلد

دلایل الخیرات اچھی

گنج العرش معہ درود اکبر

ایضاً کلاں معہ اودعیہائے دیگر

دلایل الخیرات معہ حزب الاعظم وغیرہ

ایضاً بغیر جلد

جواہر القرآن

## کتب عربی متفرقہ مطبوعہ بمبئے

غرر الحکم و درر الکلم کلام سیدنا علی فی النصائح مجلد

سیرۃ محمدی وطریقہ احمدی

شرح عقاید نسفی

مجموعہ خطب تمام سال

مجموعہ خطب نباتہ المصری مجلد

انشاء عجب العجاب

قصص الانبیا

فتوح البہنسا

خلاصۃ الحساب

## کتب المولود النبی عربے

قصیدہ وتریہ معہ مولودہا

مولود برزنجی وشرف الانام

بارہوین رسول اکرم ۳

گیارہوین غوث الاعظم رض

معراج برزنجی

مولود برزنجی

دیوان سیدنا جعفر یعنی قصاید مولود

## کتب التفاسیر فارسی و قرآنہائے مترجم مطبوعہ بمبئی

تفسیر یعقوب چرخی

قرآن شریف مترجم فارسی بر حاشیہ

تفسیر حسینی

قرآن مترجم کلان

ایضا ترجمہ شاہ ولی اللہ

## کتب الفقہ فارسی مطبوعہ بمبئی

مفتاح الصلوۃ محشی

مالا بد محشی

شرح عبدالحق یعنی شرح مشکوۃ

## کتب الاوراد عربی معہ ترجمہ فارسی

مجموعہ قصاید بردہ وغوثیہ مترجم

دلایل الخیرات مترجم فارسی مع شرح مجلد

ایضا ضمائی معہ شرح محمد فاضل دہلوی

اوراد فتحیہ مترجم فارسی

سورہ انعام معہ ترکیب وخواص ختم

## کتب تصوف ونصایح فارسی

مثنوی مولانا روم خط عربی مجلد

ایضا خط فارسی مجلد

ایضا خوش خط وجلد عمدہ

تکمیل الایمان

انیس الواعظین
تحفہ نصائح
منہاج العابدین
کیمیائے سعادت فارسی
مثنوی بوعلی قلندر
تذکرۃ الاولیا
نفحات الانس و سلسلۃ الذہب
شواہد النبوۃ
پندنامہ شیخ فریدالدین عطار

## کتب درسیہ فارسی

گلستان خط جلی محشی
گلستان معہ شرح و فرہنگ
بوستان بقلم جلی محشی
ایضاً در متن و حاشیہ محشی
سکندرنامہ محشی
شرح زلیخا فقط
قواعد فارسی

خمسہ نظامی مجلد
انوار سہیلی محشی مجلد
صدحکایت
حکایات لطیف
کلید دانش
مجموعہ تعلیم الصبیان
بہار گلزار محشی مجلد
مجموعۂ فارسی مجلد
دستور الانشا
مجموعہ پنج کتاب کریما پندنامہ وغیرہ
مجموعہ مفید
انشاء خلیفہ معہ انشاء رستمی
فوائد المبتدی معہ آمدن کریما
انشاء ہرکرن مع انشاء
انشاء مادھو رام کلہ
عجائب الحکایات
طوطی نامہ یعنی

تمام شد

وغیرہ
وغیرہ
علوب وغیرہ
بات سعدی
حاتم طائی فارسی
طوطی
مجلد